ہفت روزہ

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعۃ المبارک ۲۸ر فروری ۱۹۹۷ء شمارہ ۹

۲۰ر شوال ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۲۸ر تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے منہ پر طمانچے مارے گا اور انہیں نہیں دکھائی دے گا کہ کہاں چھپیں

کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں

"یوں تو کوچہ کوچہ اور گلی گلی میں مذہب پھیلے ہوئے ہیں اور ہر ایک اپنے نبی یا اوتار کے اعجوبے قصوں اور کہانیوں کے رنگ میں بیان کر رہا ہے اور پستکوں اور کتابوں کے حوالہ سے ہزاروں خوارق ان کے بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ ان قصوں کا ثبوت کیا ہے اور کس کو ہم جھوٹا کہیں اور کس کو ہم سچا سمجھیں؟ اور اگر یہ قصے صحیح تھے تو اب کیوں یہ مصیبت پیش آئی کہ ان لوگوں کے ہاتھ میں صرف قصے ہی قصے رہ گئے؟ سچوں کا نور ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ ذرہ خود انصاف کرو کہ کیا گزشتہ باتوں کا فیصلہ صرف باتوں سے ہو سکتا ہے؟ کوئی برا مانے یا بھلا مگر میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان تمام مذہبوں میں سے سچ پر قائم وہی مذہب ہے جس پر خدا کا ہاتھ ہے اور وہی مقبول دین ہے جس کی قبولیت کے نور ہر ایک زمانہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ پیچھے رہ گئے ہیں۔ سو دیکھو! میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ روشن مذہب اسلام ہے جس کے ساتھ خدا کی تائیدیں ہر وقت شامل ہیں۔ کیا ہی بزرگ قدر وہ رسول ہے جس سے ہم ہمیشہ تازہ بتازہ روشنی پاتے ہیں۔ اور کیا ہی برگزیدہ وہ نبی ہے جس کی محبت سے روح القدس ہمارے اندر سکونت کرتی ہے۔ تب ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اور عجائب کام ہم سے صادر ہوتے ہیں۔ زندہ خدا کا مزہ ہم اسی راہ میں دیکھتے ہیں۔ باقی سب مردہ پرستیاں ہیں۔

کہاں ہیں مردہ پرست، کیا وہ بول سکتے ہیں؟ کہاں ہیں مخلوق پرست، کیا وہ ہمارے آگے ٹھیر سکتے ہیں؟ کہاں ہیں وہ لوگ جو شرارت سے کہتے تھے، جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی پیش گوئی نہیں ہوئی اور نہ کوئی نشان ظاہر ہوا؟ دیکھو! میں کہتا ہوں کہ وہ شرمندہ ہونگے اور عنقریب وہ چھپتے پھریں گے! اور وہ وقت آتا ہے بلکہ آگیا کہ اسلام کی سچائی کا نور منکروں کے منہ پر طمانچے مارے گا اور انہیں نہیں دکھائی دے گا کہ کہاں چھپیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صـ ۳۹۵، ۳۹۶)

اللہ کا پیار دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں

اللہ کی طرف محبت کے ساتھ میلان کے نتیجہ میں انسان کے دل سے بے قرار دعائیں پھوٹا کرتی ہیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۴ر فروری ۱۹۹۷ء)

لندن (۱۴ر جنوری) : سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورہ الزمر کی ۵۴ تا ۵۹ آیات کی تلاوت کی اور فرمایا کہ ان آیات کے مضامین پر خطاب سے قبل ایک دو امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے عید الفطر کے روز پڑھائے جانے والے نکاحوں کے دوران حضرت نواب عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا تھا کہ مجھے یاد نہیں کہ آپ صحابی تھے یا نہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے مئورخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد صاحب کی طرف سے موصولہ رپورٹ کے حوالے سے فرمایا کہ اس سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اسی طرح حضور نے گزشتہ ایک خطبہ میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب (مرحوم) سابق امیر کراچی کے ذکر خیر میں بتایا تھا کہ چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر کراچی مقرر ہوئے۔ اس کی وضاحت میں حضور نے فرمایا کہ یہ بات تاریخی لحاظ سے درست نہیں ہے بلکہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب مرحوم سے قبل درمیانی عرصہ میں مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب بھی امیر کے طور پر فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

رمضان المبارک کے بعد پروگرام ملاقات باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ ہر سوموار اور منگل کو ترجمۃ القرآن کی کلاسز ہوتی ہیں۔ بدھ اور جمعرات کو ہومیو پیتھی کی پرانی کلاسز دکھائی جاتی ہیں۔ جمعہ کو اردو دان احباب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوتی ہے۔ ہفتہ کے روز بچوں کی کلاس اور اتوار کے روز انگریزی دان افراد کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک ترمیم پروگرام میں یہ فرمائی ہے کہ منگل کے روز ترجمۃ القرآن کی کلاس کے آخر پر دس پندرہ منٹ ہومیو پیتھی سے متعلق مخصوص فرمائے ہیں تاکہ اگر کسی کا کوئی سوال اس بارہ میں ہو یا دیگر کوئی قابل ذکر بات ہو تو بیان کی جائے۔ اب بدھ اور جمعرات کو ہومیو پیتھی کی نئی کلاسز نہیں ہوتیں۔ ذیل میں گزشتہ ہفتہ کے پروگرام ملاقات کی مختصر ڈائری بغرض ریکارڈ پیش ہے۔

ہفتہ ۸ر فروری ۱۹۹۷ء، ۲۹ رمضان المبارک:

آج کے دن حضور انور نے رمضان شریف کے درس القرآن میں قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد ان کے مضامین پر روشنی ڈالتے ہوئے عالم اسلام کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھنے کی تلقین فرمائی۔ اور آخر میں پرسوز دعا کروائی۔

اتوار ۹ر فروری ۱۹۹۷ء:

آج عید الفطر کا دن تھا۔ حضور انور نے اسلام آباد ٹلفورڈ میں عید الفطر کی نماز اور خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے رمضان شریف کی عبادات کو دائمی بنانے، عبادت کی طرف خاص توجہ کرنے اور لقائے الٰہی کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔

سوموار ۱۰ر فروری ۱۹۹۷ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس کی بجائے ۹ فروری کا خطبہ عید الفطر براڈ کاسٹ کیا گیا۔ جس میں حضور ایدہ اللہ نے "یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملاقیہ" کی دل پذیر انداز میں تشریح فرمائی اور "موتوا قبل ان تموتوا" کے ذریعے وصل ربانی کا راز سمجھایا۔ حضور نے الٰہی اشارات کی روشنی میں جماعت کو نیا سال کئی لحاظ سے مبارک ہونے کی خوشخبری سنائی کیونکہ اس میں دوہری سلامتیوں کا نزول ہوا ہے۔ ذکر الٰہی اور امن کے حصار "الدار" میں آجانے کی تلقین فرمائی اور دائمی عبادت پر زور دیا۔

منگل ۱۱ فروری ۱۹۹۷ء:

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷۵ براڈ کاسٹ کی گئی جس میں سورہ الحج کی آیات ۵۰ تا ۶۵ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بیان کی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ رزق کریم روحانی اور دنیاوی رزقوں پر اطلاق پاتا ہے۔ مادی رزق کریم وہ ہے جس میں کسی قسم کی حرام کمائی کی ملونی شامل نہ ہو۔ اسی طرح رزق حسن بھی خدا تعالیٰ کی عطا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ شہداء کے سلسلے میں مادی رزق حسن ان کی پیچھے رہ جانے والی اولاد کو عطا کیا جاتا ہے۔ ہر نیک و بد کے ساتھ نفس کا شیطان لگا ہوا ہے سوائے آنحضرتؐ کے جن کا شیطان مسلمان ہو چکا تھا۔ اسی طرح حضور نے شقاق اور شقی کے معانی میں فرق واضح فرمایا۔

بدھ ۱۲ر فروری ۱۹۹۷ء:

آج ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱ جو ۲۳ مارچ ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوئی تھی براڈ کاسٹ کی گئی۔ سٹوڈیو میں تشریف لاتے ہی حضرت اقدس نے چند اسیران راہ مولا کی رہائی کی نوید سنائی اور فرمایا کہ ہماری دو عیدیں ہو گئی ہیں۔ آج حضور کی بھتیجی صاحبزادی عطیہ صاحبہ کا رخصتانہ بھی تھا۔ حضور نے مبارک باد اور دعا دی اور آنکھیں ٹھنڈی رکھنے کے تصور میں "واجعلنا للمتقین اماما" کی دعا کی اور اس کے معانی کی مختصر تشریح فرمائی۔

ہومیو پیتھی کلاسز کے سلسلے کا آغاز فرماتے ہوئے حضور نے بتایا کہ کس طرح حضور کی دلچسپی اس طریق علاج میں ذاتی شفا کے ساتھ Develope ہوئی اور پھر ہومیو پیتھی کے موجد جرمنی کے ایلوپیتھک ڈاکٹر ہنی من کی سوانح کا ذکر فرمایا۔ اس ڈاکٹر نے ہومیو پیتھک علاج کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیدائش کے سال یعنی ۱۸۳۵ء میں کیا۔ اور اسے ایک اتفاقی حادثہ نہیں کہا جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہارات میں شائع فرمایا کہ روحانی ذریعے سے بھی مجھے تمام بنی نوع انسان کی شفاء کے راز سمجھائے گئے ہیں۔ اور سلفر اور مرکری کی دواؤں کی اہم خصوصیات بھی حضورؑ نے شائع فرمائیں جو ہنی من نے بھی چوٹی کی ادویات میں شمار کی ہوئی تھیں۔

باقی اگلے صفحہ پر

اداریہ

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا

آج سے سو سال پہلے چھ مارچ ۱۸۹۷ء کو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں آپ کی پیش گوئی کے عین مطابق ایک نہایت ہی ہیبت ناک اور عظیم الشان نشان پنڈت لیکھرام کی دردناک موت کی صورت میں ظاہر ہوا جو آج بھی اہل بصیرت کے لئے اپنے اندر بہت سے عبرت کے پہلو رکھتا ہے۔ لیکھرام ایک شدید معاند اسلام اور نہایت ہی بدتمیز، شوخ، بدزبان، حد سے تجاوز کرنے والا اور بیباک آدمی تھا "جس نے گالیوں کے جوش میں نہ حضرت موسیٰؑ کو چھوڑا اور نہ حضرت عیسیٰؑ کو، نہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور یہ سمجھا کہ یہ تمام سلسلہ جھوٹوں اور ناپاکوں کا سلسلہ ہے اور ان کا تمام زمانہ مکر و فریب کا زمانہ تھا"۔ "اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت بے ادبیاں کی ہیں جن کے تصور سے بھی بدن کانپتا ہے۔ اس کی کتابیں عجیب طور کی تحقیر اور توہین اور دشنام دہی سے بھری ہوئی ہیں"۔

ان حالات میں اسلام کے بطل جلیل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس کے مقابلہ کے لئے آگے بڑھے اور دعاؤں کے ہتھیار سے ایسا مقابلہ کیا کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی اور اس خبیث دشمن رسول کے خلاف بددعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی کہ ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ برس کے اندر "یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا"۔ اسی طرح آپ کو یہ بھی بتلایا گیا کہ "اس کے قتل کئے جانے کا دن عید سے دوسرا دن ہوگا یعنی شنبہ کا دن ہوگا"۔ اور یہ کہ "لیکھرام گوسالہ سامری کی طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے گا"۔ چنانچہ ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایسا ہی وقوع میں آیا اور یہ شخص عذاب شدید میں مبتلا ہو کر نہایت دردناک طریق پر ہلاک ہوا۔

یہ نشان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت اور آپ کے تعلق باللہ پر بھی ایک زبردست گواہ ہے۔ حضور علیہ السلام نے آریوں کو یہ چیلنج دیا تھا کہ "اگر تمہارا دین سچا ہے اور اسلام باطل تو اس کی یہی نشانی ہے کہ اس پیش گوئی کے اثر سے اپنے وکیل لیکھرام کو بچا لو اور جہاں تک ممکن ہے اس کے لئے دعائیں کرو اور دعاؤں کے لئے مہلت بھی بہت تھی لیکن خدا کے قہری ارادہ کو وہ بدل نہ سکے"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لیکھو کی موت پر یہ فرمایا تھا کہ "چاہئے کہ ہر شخص اس سے عبرت پکڑے۔ جو شخص خدا کے مقدس نبیوں کی اہانت میں زبان کھولتا ہے کبھی اس کا انجام اچھا نہیں ہو سکتا مگر افسوس بہت تھوڑے ہیں جو نصیحت پکڑتے ہیں۔

آج اس دور میں لیکھرامی صفات کے حامل بعض خبیث الفطرت دشمنان احمدیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اسی طرح کی نہایت گندی اور غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں اور تمسخر اور استہزاء اور تحقیر و توہین میں لیکھو کے نقش قدم پر چل رہے ہیں اور باوجود بار بار کی نصیحت کے تکذیب و توہین اور گندہ دہنی اور افتراء پردازی سے باز نہیں آ رہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دور حاضر کے ان سب لیکھراموں کو دعا کے میدان میں مقابلہ کے لئے بلایا ہے اور جھوٹوں پر لعنت ڈالتے ہوئے ساری جماعت کو تحریک فرمائی ہے کہ وہ ان بدخصال، مفسد، شریر بے ادبوں کے خلاف بددعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک دفعہ پھر اپنے ہیبت ناک نشان ظاہر فرمائے اور ان کے خبث اور دلآزاریوں سے ہمیں نجات دے۔ یہ ایک ایسا فیصلہ کن طریق ہے جس سے خوب کھل جائے گا کہ کون خدا کو محبوب ہے اور کون اس کی درگاہ سے مردود ہے۔

پس آج ہمارا فرض ہے کہ امام وقت کی ڈھال کے پیچھے کھڑے ہو کر عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے فیصلہ کن نشان طلب کریں کہ جس طرح وہ پہلے اپنے پیاروں کے لئے غیرت دکھاتا رہا ہے اب بھی اسی طرح کے زور آور اور دل ہلا دینے والے نشانوں سے گستاخان نبوت کو عبرت کا نشان بنائے تا ان نشانوں کو دیکھ کر سعید فطرت لوگ حق کو پہچانیں اور ہدایت قبول کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ جیسے وہ پہلے ہمارے حق میں بڑے بڑے قوی نشانوں سے اپنی مدد و نصرت کی تجلیاں ظاہر فرماتا رہا ہے اب بھی وہ ہماری مدد کو آئے گا اور

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا، آج بھی اذن ہوگا تو چل جائے گی

بقیہ:۔ (خلاصہ خطبہ جمعہ، ۱۴ر فروری ۱۹۹۷ء)

ان ضروری وضاحتوں کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے مضمون کی طرف لوٹتے ہوئے فرمایا کہ رمضان میں جماعت کو توبہ و استغفار کا اور اپنے گناہ جھاڑنے کا موقعہ ملا۔ بہت خوش نصیب ہیں جو رمضان میں دھل کر، پاک صاف ہو کر نکلے ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہونگے جو پوری طرح صاف نہیں ہوئے اس کے لئے ہمیں لازماً جدوجہد کرنی ہے کہ مرنے سے پہلے ابرار میں لکھے جائیں۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں تلاوت فرمودہ آیات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس پہلو سے یہ آیت خوش خبری لے کر آئی ہے مگر ایک تنبیہ بھی ہے کہ اے لوگو جنہوں نے اپنے نفسوں پر اسراف کیا ہے، بڑے بڑے گناہ کر بیٹھے ہو تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یقیناً وہی تو ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس آیت کے نتیجہ میں جو یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ عام معافی کا اعلان ہے اور ہر گنہگار بخشا گیا یہ احساس درست نہیں ہے کیونکہ اس میں بخشے جانے کا امکان کھولا گیا ہے لیکن ہر ایک کے بخشے جانے کا اعلان نہیں ہوا۔ چنانچہ اگلی آیت میں فرمایا کہ اپنے رب کی طرف جھک جاؤ، اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ جو ہدایات تمہیں دی گئی ہیں ان میں سے ادنیٰ پر راضی نہ رہو بلکہ توبہ کے ساتھ سب سے اعلیٰ پر ہاتھ مارو۔ حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ جو توبہ کر لیتے ہیں مگر بہترین نیک اعمال کو اختیار کرنے میں جلدی نہیں کرتے اور نفس کی کمزوری کی وجہ سے اعلیٰ اعمال کو ٹالتے چلے جاتے ہیں وہ ہمیشہ خطرہ کی حالت میں رہتے ہیں۔ احسن عمل اختیار کرنا ایک نفلی حصہ نہیں بلکہ روزمرہ کی زندگی کی ضرورتوں میں داخل ہے۔ احسن عمل کرنے والوں کے لئے اس دنیا میں بھی غیر معمولی جزا ہے۔ اس پہلو سے اگر اپنی بدیوں کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہیں اور متوجہ رہنا چاہتے ہیں تو اس طرح سے اپنی اصلاح کی کوشش کریں کہ سب سے پہلے انابت ہونی چاہئے یعنی اللہ کی طرف جھکاؤ۔ انابت الی اللہ اپنی ذات میں بخشش کے لئے ایک لازمہ ہے۔

حضور نے ان آیات کریمہ کے مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم مغفرت کے اس اعلان عام کے سائے میں آنا چاہتے ہو تو اپنے رب کی طرف میلان پیدا کرو اور جب اللہ کی طرف پیار کا میلان ہوگا تو پھر خدا تعالیٰ تمہارے اندر تبدیلیاں پیدا کرے گا۔ جب انابت الی اللہ ہوگی تو پھر اس سے اگلا قدم اٹھانے کی توفیق ملے گی۔ "اسلموا لہ" اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دو۔ پس اللہ کا پیار دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ جب خدا یاد آئے تو اس حوالے سے اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر کے اپنے گناہوں سے پاک ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کی طرف محبت کے ساتھ میلان کے نتیجہ میں انسان کے دل سے بے قرار دعائیں پھوٹا کرتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت میں "قل یاعبادی" کے الفاظ اختیار کرنے میں جو مضامین پنہاں ہیں ان کو بھی اجاگر فرمایا اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات کے حوالہ سے ان کی وضاحت کی۔ حضور نے فرمایا کہ بخشش کے مضمون کا "قل یاعبادی" کے الفاظ سے آغاز کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ صرف بخشش پر راضی نہیں رہنا بلکہ اس طرح میری طرف قدم بڑھانا ہے جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بڑھایا کہ تم اس کے بندے بن جاؤ۔ پس جو شخص نجات چاہتا ہے وہ حضرت محمدؐ رسول اللہ کا غلام بن جائے۔

حضور نے فرمایا کہ بخشش بھی مشروط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اطاعت کاملہ سے اور یہ اطاعت کاملہ نصیب تو رفتہ رفتہ ہی ہوتی ہے مگر اس کا رجحان "اسلموا" سے بنتا ہے۔ جو اپنے آپ کو محمدؐ رسول اللہ کی سنت کے سپرد کرے گا وہ "اسلموا" کا حق ادا کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ انابت کا معاملہ بچپن سے ہی شروع ہونا چاہئے۔ بچوں کو بچپن سے ہی انابت کا مضمون سکھائیں اور جو بے راہرو ہیں ان کو سختی سے اپنی طرف بلانے کی بجائے انابت کے ذریعہ ان کے دلوں کو مائل کریں۔ اللہ تعالیٰ ان معنوں میں ہمیں اس رمضان کی برکت کو اپنے لئے دائمی کرنے کی توفیق بخشے۔

بقیہ:۔ مختصرات

جمعرات ۱۳ر فروری ۱۹۹۷ء.

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۲ جو ۲۴ مارچ ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ ہوئی تھی براڈکاسٹ کی گئی۔ حضور نے فرمایا کہ ہنی من کے بعد سائنسی تحقیق نے جسمانی ردعمل کے اس طریق علاج کو درست ثابت کیا۔ آج کے درس میں کئی قسم کی Allergies پر تفصیلی بحث ہوئی اور اسی طرح مختلف پوٹینسیز (Potencies) بھی سمجھائی گئیں۔ اسی طرح سے Memory Theory یعنی یادداشت کی انمٹ چھاپ جو دفاعی نظام پر پڑ جاتی ہے اس کا ذکر بھی فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس دوا کے ایٹم کی لطافت کو روح کا شعور ہی محسوس کر سکتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے روحانی علم سے موسوم فرمایا۔ کچھ دواؤں کے نام اور ان کے خواص کا بھی ذکر آیا۔ حضور نے فرمایا ہومیوپیتھی کوئی چٹکلہ نہیں بلکہ ایک سائنس ہے۔ لیکن یہ مدنظر رہے کہ عجز سے کام لیں اور کامیابیوں اور ناکامیوں کو دیانت داری سے بیان کریں۔

جمعۃ المبارک ۱۴ر فروری ۱۹۹۷ء.

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات پروگرام میں ذیل کے سوال کئے گئے۔

☆ رمضان میں درس کے دوران ایک موقعہ پر حضور نے فرمایا تھا کہ صرف تفریح کے لئے جانوروں کا شکار کرنا ظلم ہے۔ اس پر تبصرہ!

☆ مصطفیٰ اتاترک نے لاطینی رسم الخط کو رواج دیا۔ جو اس کے حق میں ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ عربی رسم الخط سے زیادہ آسان ہے۔ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم تو وحی الٰہی ہے۔ کیا رسم الخط کا بھی وحی الٰہی سے کوئی تعلق ہے؟

☆ پاکستان میں الیکشن میں مسلم لیگ کی جیت ہوئی ہے۔ حضور انہیں کچھ نصیحت فرمائیں!

حضور نے تفصیل کے ساتھ جواب ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ سیاست دانوں کے مفاد اور ہیں اور الیکشن کے دوران ہونے والی کئی چالاکیوں کا ذکر کیا۔

☆ کیا ضروری ہے کہ شوال کے چھ روزے عید کے فوراً بعد ہی رکھے جائیں یا پہلے اگر کوئی فرضی روزے چھوٹ گئے ہوں تو انہیں پورا کیا جائے؟

☆ کیا قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے چہرے کا دیدار ہو سکے گا؟

☆ کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ پاکستان میں الیکشن میں مولویوں کی شکست مباہلہ کی وجہ سے ہے؟

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا یہ شکست اس ذلت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے جو ان کے مقدر میں ہے!

☆ اگر کوئی Left Handed ہو تو کیا اسے مجبور کرنا چاہئے کہ وہ سیدھے ہاتھ کا استعمال عام کرے؟

حضور نے فرمایا اچھی باتوں میں دائیں ہاتھ کے استعمال کی ہی عادت ڈالے۔

☆ مسلمان مرد کو اہل کتاب کی خواتین سے شادی کی اجازت ہے لیکن مسلمان عورت کو اہل کتاب مرد سے شادی کی اجازت کس لئے نہیں؟

کیا جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ نے "قادیانیوں" کو غیر مسلم قرار دیا ہے؟

سینکڑوں صفحات پر مشتمل عدالتی فیصلوں پر مبنی تجزیاتی رپورٹ

(دوسری قسط)

(رشید احمد چودھری)

شیخ ناظم محمد اور MJC کی اس فیصلہ کے خلاف اپیل

اس فیصلے کے خلاف شیخ ناظم محمد اور مسلم جوڈیشل کونسل نے سپریم کورٹ آف ساؤتھ افریقہ اپیل ڈویژن میں اپیل کردی۔

اپیل کنندہ نمبر۱: شیخ ناظم محمد

اپیل کنندہ نمبر۲: مسلم جوڈیشل کونسل

مدعا علیہ: شیخ عباس جسیم

پانچ ججوں نے اس اپیل کو سنا۔ سماعت ۲۱، ۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸ اور ۲۹ اگست کو ہوئی اور فیصلہ ۲۶ ستمبر ۱۹۹۵ء کو سنایا گیا۔

JUDGES: HOEXTER, SMAL BERGER, SLEYN, MARAIS, SCHUTZJIA.

اس مقدمہ کے فیصلے کے بعد پاکستانی اخبارات میں مولویوں کے دھڑادھڑ بیانات شائع ہوئے کہ جنوبی افریقہ کی عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ آئیے دیکھیں کہ مقدمہ کیا تھا اور فیصلہ کیا ہوا اور اس فیصلے کا یا مقدمے کا جماعت احمدیہ جسے مولوی قادیانی قرار دے رہے ہیں کوئی تعلق بھی ہے یا نہیں۔

اس مقدمے کے فیصلے میں فاضل جج صاحبان نے لکھا کہ وکلاء کے دلائل اور ٹرائل کورٹ میں جن نقاط کو اٹھایا گیا اور کورٹ جس نتیجہ پر پہنچی ان سب باتوں کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ تاریخ پر نگاہ دوڑائی جائے۔

فیصلہ میں احمدیت کی تاریخ اور حضرت مسیح موعودؑ کا ذکر

"Hazrat Mirza Ghulam Ahmad ("Mirza") was born in what was then British India round about 1840 and died there in 1908.

He was born a Muslim and there is no doubt that throughout his life he regarded himself, and, at least until 1891, was widely accepted by his co-religionists, as a devout Muslim. He wrote prolifically in propagation of the Muslim faith and in particular defended it against what were, or were perceived by him to be, scurrilous attacks by some Christian missionaries on the Holy Prophet Muhammed.

. . . . . . He had founded his Ahmadiyya Movement in 1889 and for the next two years there was little, if any, opposition to it.

In 1891 Mirza wrote that Muslims were in error in believing Jesus Christ to be alive, or in his second coming. He proceeded to claim that he was the "Promised Messiah". This caused agitated opposition amongst a large number of Muslims, and especially Islamic religious leaders ("Mullas"). Those Mullas condemned Mirza of apostasy, since according to orthodox Muslim belief of the time there would be a second coming of Jesus Christ from heaven. Some controversy also arose because of Mirza's repeated claims to prophet hood. Here we should explain that according to Muslim belief, based on the Holy Quran the Holy Prophet was the last and final prophet, so that no prophet could arise after him.

Despite the opposition to it the Ahmadiyya Movement grew and in 1906 it claimed some three hundred thousand members and had spread into inter-alia Afghanistan, Egypt and Persia. But in 1914, six years after Mirza's death, the Movement split into two. Members of the first branch became known as the Qadiani Ahmadis and those of the second, under the leadership of Muhammed Ali, as the Lahore Ahmadis. (Page 4-6, Sheikh Nazim and MJC Vs Sheikh Abbas Jassiem, verdict given on September 26, 1995.)

"حضرت مرزا غلام احمد ۱۸۴۰ء کے لگ بھگ برٹش انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے۔ وہ پیدائشی طور پر مسلمان تھے اور اس بات میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ اپنی تمام زندگی میں انہوں نے خود کو مسلمان سمجھا اور کم از کم ۱۸۹۱ء تک دیگر مسلمان بھی اسے پکا مسلمان گردانتے رہے۔

انہوں نے دین اسلام کی اشاعت کے لئے بے پناہ لٹریچر تیار کیا اور خاص طور پر عیسائی مشنریوں نے رسول کریمؐ پر جو رذیل حملے کئے جو واقعۃً کئے گئے یا جن کو انہوں نے اسلام پر حملہ سمجھا ان کے خلاف اسلام کا دفاع کیا ......

انہوں نے احمدیت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں رکھی اور اگلے دو سالوں تک کوئی مخالفت نہیں ہوئی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب نے لکھا کہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ زندہ موجود ہیں اور وہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے غلط ہے۔ انہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کی کثیر تعداد ان کے خلاف ہو گئی خاص طور پر ملاں حضرات۔ ان ملاؤں نے مرزا صاحب کو مرتد قرار دیا۔ کیونکہ اس وقت جمہور مسلمانوں کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے دوبارہ اتریں گے۔

کچھ نزاع اس بات پر بھی بڑھا کہ مرزا صاحب نے بار بار نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہاں یہ بات قابل وضاحت ہے کہ مسلمانوں کا عقیدہ جو قرآن پر مبنی ہے اس کی رو سے پیغمبر اسلام آخری اور قطعی نبی ہیں ان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آ سکتا۔

مخالفت کے باوجود احمدیت پھیلتی گئی اور ۱۹۰۶ء تک تین لاکھ افراد جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے اور یہ سلسلہ افغانستان، مصر اور ایران تک پھیل چکا تھا۔ مگر ۱۹۱۴ء میں یعنی مرزا صاحب کی وفات کے چھ سال بعد احمدیہ جماعت دو شاخوں میں بٹ گئی۔

پہلی شاخ کے ممبران قادیانی احمدی کہلائے جبکہ دوسری شاخ کے ممبران جو محمد علی کی لیڈرشپ میں تھے لاہوری احمدی کہلائے۔ (صفحہ ۴ تا ۶)

فتویٰ قاہرہ

"۱۹۴۴ء میں قاہرہ سے الازہر یونیورسٹی کے ریکٹر (RECTOR) کی طرف سے ایک فتویٰ شائع ہوا جو فتویٰ قاہرہ کے نام سے مشہور ہے اس میں لکھا گیا کہ قادیانی اپنے عقائد، عبادات اور سوشل تعلقات کے قوانین کی وجہ سے اسلام سے منحرف ہو گئے ہیں" (صفحہ ۸)

یہ فتویٰ یونیورسٹی کی ریسرچ کمیٹی جو سینئر پروفیسروں پر مشتمل تھی اور جس نے ریکٹر کی نگرانی میں رپورٹ تیار کی تھی اس رپورٹ کی بنا پر دیا گیا تھا فتویٰ میں لاہوری احمدیوں کا ذکر نہ تھا......

مگر رپورٹ کے آخر میں درج تھا کہ:

"لاہوری احمدی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ایک احمدی کو اجازت ہے کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لے مگر اس شرط پر کہ غیر احمدی امام مرزا غلام احمد صاحب کو مسلمان سمجھتا ہو۔ اس کے علاوہ لاہوری احمدی مرزا صاحب کو مسیح موعود بھی مانتے ہیں۔

اس لئے ہر وہ شخص جو قادیانی برانچ یا لاہوری برانچ کا ممبر ہو اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔" (صفحہ ۸، ۹، ۱۰)

ساؤتھ افریقہ میں

مسلمانوں کی تاریخ

اب ہم ساؤتھ افریقہ کی طرف آتے ہیں۔ ۱۹۸۰ء کے دوران ساؤتھ افریقہ کے مغربی کیپ کے علاقہ میں دو لاکھ ۷۰ ہزار سنی مسلمان تھے جبکہ لاہوری احمدیوں کی تعداد عورتوں اور بچوں سمیت ۲۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں چند قادیانی بھی موجود تھے۔

مسلمانوں کے مذہبی معاملات کو نپٹانے کے لئے مغربی کیپ کے علاقہ میں مسلم جوڈیشل کونسل بنائی گئی تھی جو ۱۹۴۵ء میں معرض وجود میں آئی تھی اور اس کا ایک بانی ممبر شیخ عباس جسیم تھا۔ (صفحہ ۱۰)

یہ کونسل گاہے بگاہے ایسے شخص کو جو خود کو مسلمان کہتا مرتد بھی قرار دے دیتی تھی اور جیسا آئندہ ظاہر ہوگا ایسا اعلان کسی شخص کے سول اور سوشل حقوق پر اثرانداز ہوتا تھا۔

شیخ ناظم ۱۹۵۶ء میں مسلم جوڈیشل کونسل کا ممبر بنا پھر وہ اس کا چیئرمین بن گیا اور کچھ عرصہ بعد صدر بن گیا۔ (صفحہ ۱۱)

مرزا صاحب کے پیروکاروں کے خلاف پہلی ایجی ٹیشن ۱۹۶۰ء میں ہوئی۔ اس کی وجہ قادیانی لٹریچر تھا جس میں مرزا صاحب کو بطور نبی پیش کیا گیا تھا۔

اس پر مسلم جوڈیشل کونسل نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ مرزا صاحب کے تمام پیروکاروں پر مساجد کے دروازے بند کئے جانے چاہئیں اور ان کا حقہ پانی بند کر دینا چاہئے۔

شیخ عباس جسیم نے ۱۹۵۵ء میں ہی مسلم جوڈیشل کونسل کو خیرباد کہہ دیا تھا اور ۱۹۵۶ء میں وہ اپنے باپ کی وفات پر اس کی جگہ یاسین مسجد کا امام بن گیا تھا جس عہدہ پر وہ ۱۹۷۱ء تک رہا۔

اس مسجد میں ۱۹۶۵ء سے قبل ہی سے لاہوری احمدی نماز پڑھنے کے لئے آتے تھے، جسیم نے بھی ان کو ایسا کرنے سے نہیں روکا کیونکہ اس کے استفسار پر وہ خود کو مسلمان کہتے تھے اور کلمہ شہادۃ پڑھتے تھے۔

جسیم کا یہ فعل اس لئے تھا کہ اس کے نزدیک قرآنی حکم ہے کہ جو شخص مسلمان کہلاتا ہے اس پر مسجد کے دروازے بند نہیں کئے جا سکتے۔ (صفحہ ۱۲)

۱۹۶۵ء تک مسلم جوڈیشل کونسل کا قاہرہ سے فتویٰ موصول ہو گیا تھا۔ اس کونسل کے نزدیک یہ فتویٰ مستند تھا اس لئے اسکی بنا پر اس نے سرکلر جاری کرنے کا فیصلہ کیا جس میں مرزا صاحب کے پیروکاروں کو مرتد قرار دیا گیا۔

اس سرکلر کے جاری کرنے سے ذرا پہلے یعنی مارچ ۱۹۶۵ء میں مسلم جوڈیشل کونسل کا ایک وفد جسیم کے پاس گیا جو ابھی تک لاہوری احمدیوں کو اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دیتا تھا اور جسیم کو مسلم جوڈیشل کونسل میں دوبارہ شمولیت کی دعوت دی گئی۔

۲۸ مارچ ۱۹۶۵ء کو جسیم نے مسلم جوڈیشل کونسل کو ایک خط تحریر کیا جس میں اس وفد کی آمد کا ذکر کر کے کہا کہ اب مجھے کونسل کی طرف سے دوبارہ شمولیت کی دعوت دی جا رہی ہے، کیا

اس سے میں یہ مطلب نکالوں کہ اب مجھے مسلمان تسلیم کیا جا رہا ہے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر کونسل اخبارات میں یہ شائع کرے کہ میں مسلمان ہوں کیونکہ اخبار مسلم نیوز میں نیز مساجد کے منبروں سے شیخ شارکی اور شیخ نجار نے مجھے مرتد قرار دیا ہوا ہے۔

اس کا کوئی جواب جسیم کو موصول نہیں ہوا ..

.... مسلم جوڈیشل کونسل نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ جسیم نے احمدیوں کی حمایت چھوڑنے سے انکار کر دیا ہے کیونکہ وہ ابھی تک لاہوری احمدیوں کو اپنی مسجد میں آنے کی اجازت دیتا ہے.....

اس بات کا اعلان کہ جسیم کو مرتد قرار دیا جاچکا ہے مئی ۱۹۶۵ء کی ایک میٹنگ جو کیپ ٹاؤن کی مسجد میں ہوئی، کیا گیا اور ۸ مئی ۱۹۶۵ء کو ان فیصلوں کی اطلاع تمام مساجد کے اماموں، شیخوں اور مسجد کمیٹی کے ممبران کو دی گئی۔

جسیم نے ان فیصلوں کو نظرانداز کر دیا۔

اگلے پانچ سال جسیم نے مذہبی طور پر اور معاشرتی طور پر الگ تھلگ گزارے۔ اس کی مسجد میں آنے والے کئی نمازی مسجد میں آنا چھوڑ گئے اور عام طور پر مسلمان اس سے کترانے لگے یہاں تک کہ اس کی اپنی بہنوں نے اس سے ملنا بند کر دیا۔

پھر ۱۹۷۰ء میں اسے مسلم جوڈیشل کونسل سے ایک خط موصول ہوا اس میں ایک میٹنگ میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی تاکہ اسے پھر مسلم جوڈیشل کونسل میں شامل کرنے کے لئے قائل کیا جاسکے۔

۱۹۷۱ء میں جسیم لوپ سٹریٹ مسجد کا امام بنا اور ۱۹۸۵ء تک اس عہدہ پر رہا۔

جب اسماعیل پیک نے عدالت میں درخواست دی کہ وہ مسلمان ہے اس لئے اسے مسلمانوں کے حقوق دلائے جائیں تو مسلم جوڈیشل کونسل کا مؤقف یہ تھا کہ ایک سیکولر عدالت کے لئے مناسب نہیں کہ وہ ایک مذہبی تنازعہ کے بارہ میں فیصلہ صادر کرے۔

عدالت میں اس معاملہ کو اٹھانے سے پہلے ایک وفد جسیم کے پاس بھی گیا کہ وہ ایک پٹیشن پر دستخط کروے کہ عدالت ایسا فیصلہ نہیں کر سکتی تو جسیم نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا جب اس سے پوچھا گیا کہ وہ احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہے یا مرتد تو اس نے کہا کہ وہ احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہے۔

۲۰ نومبر ۸۵ء کو عدالت نے مسٹر پیک کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ جس کے متعلق ناظم نے پبلک میں کہا کہ وہ یہ فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ احمدیوں کو غیر مسلم ہی کہا جائے گا اور یہ کہ مسلم جوڈیشل کونسل اپنے اس مؤقف سے دستبردار نہیں ہوگی چاہے اس کے ارکان کو توہین عدالت کے جرم میں جیلوں میں بند کر دیا جائے۔

۳۱ دسمبر ۸۵ء کو جسیم کو ایک خط اور ڈرافٹ ملا۔ ڈرافٹ میں یہ اقرار نامہ تھا کہ "میں احمدی نہیں ہوں بلکہ احمدیوں کو مرتد کافر سمجھتا ہوں"۔ جسیم نے اس کا جواب ۳ جنوری ۸۶ء کو دیا اور کہا کہ وہ احمدی نہیں ہے مگر ڈرافٹ پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں۔

اس پر اسے لوپ سٹریٹ کی مسجد کی امامت سے علیحدہ کر دیا گیا۔

مسلمان ہونے کے لئے

احمدیت سے انکار ضروری ہے

اپیل کنندگان کی طرف سے عدالت کو یہ بات بتائی گئی کہ کسی شخص کے بارے میں یہ معلوم کرنے کے لئے کہ آیا وہ مسلمان ہے یا نہیں دیگر چیزوں کے علاوہ احمدیت سے انکار بھی ہے۔ جس پر ٹرائل جج نے ناظم سے سوال کیا کہ فرض کرو کسی آدمی کے بارہ میں یہ افواہ ہے کہ وہ احمدی ہے اور وہ شخص مسجد میں آتا ہے، تم اسے سوال کرتے ہو اور کہتے ہو کہ مجھے یقین ہے کہ تم احمدی ہو۔ افواہ یہ ہے کہ تم احمدی ہو اور وہ تمہیں وہی جواب دیتا ہے جو میں نے تجویز کیا ہے، تم اس کے ساتھ کیا سلوک کرو گے؟

جواب میں ناظم نے کہا:

"میں اس سے پوچھوں گا کہ کیا تم احمدی ہو اگر وہ نہ میں جواب دے تو پھر میں اسے کہوں گا کہ احمدیت کو برا بھلا کہو کیونکہ ایسا شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ یہ کافروں کا عقیدہ ہے اور اگر وہ احمدیت کی ملامت نہیں کرتا اور اس عقیدہ کو اسلام تصور کرتا ہے تو میں اسے احمدیوں کا ہمدرد سمجھوں گا"۔

عدالت: اس کا مطلب یہ ہوا کہ تم اسے احمدیت سے انکار کرنے پر ٹسٹ کرو گے؟

جواب: جی ہاں۔

عدالت: اور پھر تم اسے مسجد میں عبادت کی اجازت نہیں دو گے؟

جواب: بالکل صحیح۔

عدالت: اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی شخص کو مرتد قرار دینے کے لئے دو ضروری طریق کار ہیں۔

نمبر ۱: اسکے بارہ میں تحقیق

نمبر ۲: احمدیت سے انکار (جو اصل ٹسٹ ہے)

اپیل کنندگان کی طرف سے عدالت کو بتایا گیا کہ یہ طریق کار اسلام کا لازمی جزو ہے۔ (صفحہ ۱۵۳)

عدالت نے لکھا کہ وہ اس بارہ میں کوئی رائے نہیں دینا چاہتی نہ ہی یہ کہنے کے لئے تیار ہے کہ یہ طریق کار معقول یا منصفانہ ہے۔

(اسلام کو غیر معقول اور غیر منصفانہ ثابت کرنے اور تضحیک کا نشانہ بنانے والے بیانات دے کر ان ملاؤں کو بہت دلی راحت ہوئی ہوگی!!۔ کیا اب بھی مسلمان ان مار آستین علماء سے اسلام کے احیاء کی امیدیں رکھتے ہیں!؟ (مدیر))

مگر عدالت نے لکھا:

"One cannot deny the right to those who are legitimately charged with the protection of the Muslim faith to seek to safeguard what they consider to be the fundamental and critical tenets of their faith, and to excommunicate someone whose convictions and beliefs are in opposition to or not in conformity with, those principles. It would therefore be inappropriate for us to measure by conventional juridical standards the fairness or justifiability of declaring murtad a person who persists in adopting a neutral attitude towards Ahmadis, either because of his lack of knowledge as to what their beliefs are, or because he believes that the Quran enjoins that a person who is to all outward appearances a professing Muslim may not be debarred from attendance at a mosque, and that the sincerity of such a person's professed faith is a matter between him and Allah. Turning more particularly to Jassiem's own attitude, his neutrality was partly due to lack of knowledge but predominantly due to his belief in the last mentioned proposition."

(Page 154, 155 Sheith Nazim and MJC vs Sheikh Abbas Jassiem judgement delivered September 1995)

ترجمہ: ایسے لوگوں کو جنہیں اسلام کی حفاظت کا قانونی حق دیا گیا ہے ان کے اس حق سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ وہ اپنے مذہب کے ان عقائد کی حفاظت کے لئے اقدام کریں جنہیں وہ بنیادی اور اہم گردانتے ہیں اور ایسے شخص کو دین سے خارج کر دیں جس کے عقائد ان اصولوں کے خلاف ہوں یا ان کے مطابق نہ ہوں۔

اس لئے ہمارے لئے مناسب نہ ہوگا کہ ہم مروجہ قانونی معیار کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے شخص کے مرتد قرار دئے جانے کو صحیح یا انصاف کا طریق سمجھیں جو احمدیوں کے بارہ میں غیرجانبدارانہ رویہ رکھتا ہو خواہ اس کا یہ رویہ اس لئے ہو کہ اسے احمدیوں کے عقائد کا علم نہیں یا اس وجہ سے ہو کہ وہ یہ ایمان رکھتا ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق ایسے شخص کو جو بظاہر مسلمان ہے مسجدوں میں داخلہ سے نہیں روکا جا سکتا اور جہاں تک ایسے شخص کے مبینہ ایمان کے خلوص کا تعلق ہے تو یہ معاملہ اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہے۔

(بحث کا رخ) جسیم کے اپنے رویہ کی طرف موڑتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کا غیرجانبدارانہ رویہ ایک حد تک (احمدیت کے بارہ میں) علم کی کمی کے باعث تھا مگر غالب وجہ وہ تھی جو اوپر مؤخر الذکر اصول میں بیان کی گئی ہے۔

عدالت کے ذمے یہ ثابت کرنا تھا کہ آیا ناظم نے وہ توہین آمیز کلمات کہ "جسیم احمدی ہے یا احمدیوں کا ہمدرد" رمزی کی شادی کے موقع پر کہے ہیں یا نہیں اور پھر کیا یہ الفاظ مسلم جوڈیشل کونسل کی اتھارٹی اور منظوری سے ادا کئے ہیں۔

اپیل کورٹ کا فیصلہ

(۱) شیخ ناظم محمد کی اپیل مسترد کی جاتی ہے۔

(۲) مسلم جوڈیشل کونسل کی اپیل کامیاب قرار دی جاتی ہے۔

(۳) سپریم کورٹ کے ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء کے فیصلہ میں مندرجہ ذیل ترامیم کی جاتی ہیں:

(ا) شیخ جسیم کا مسلم جوڈیشل کونسل کے خلاف دعویٰ کہ اسے ناجائز طور پر امامت کی نوکری سے برطرف کیا گیا ہے اور اس کی توہین ہوئی ہے مسترد کیا جاتا ہے۔

(ب) شیخ جسیم کا شیخ ناظم کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ قبول کیا جاتا ہے اور شیخ ناظم کو حکم دیا جاتا ہے کہ وہ شیخ جسیم کو ۲۵ ہزار Rand ہرجانہ کے طور پر ادا کرے۔

(ج) کورٹ کے اخراجات کے فیصلہ جو ۳ جون ۱۹۹۱ء کو ہوا تھا مندرجہ ذیل ترمیم کی جاتی ہے:

اول: شیخ ناظم کو شیخ جسیم کے عدالت کے اخراجات کا ۸۵٪ ادا کرنا ہوگا۔

دوم: شیخ جسیم کو مسلم جوڈیشل کونسل کے عدالت کے اخراجات ادا کرنے ہوں گے۔

ججز کے دستخط

خلاصہ کلام

ان تینوں مقدمات کے فیصلوں کو جو ۳۵۲ ٹائپ شدہ صفحات پر مشتمل ہیں پڑھنے سے ایک چیز تو بالکل واضح ہے کہ جماعت احمدیہ جو خلافت سے وابستہ ہے اور جس کا مرکز ربوہ ہے وہ ان مقدمات میں فریق نہ تھی۔ جو بھی معاملہ تھا وہ لاہوری احمدیوں کا تھا جس کا جماعت مبائعین سے ہرگز کوئی تعلق نہیں اس لئے مولویوں کا یہ پراپیگنڈہ کرنا کہ قادیانیوں کے خلاف جنوبی افریقہ کی عدالت نے فیصلہ کیا ہے صریحاً کذب بیانی ہے۔

جماعت احمدیہ ہمیشہ اس اصول پر قائم ہے کہ کسی ادارہ، اسمبلی یا عدالت کو ہرگز یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی فرد یا جماعت کے مذہب کے بارہ میں فیصلہ دے۔ وہ دنیا کی کسی عدالت یا حکومت کو اس امر کا مجاز یا مختار نہیں مانتی کہ وہ کسی فرد یا گروہ کے کفر یا ارتداد کا فیصلہ کرے یا کسی کو مسلمانی کا سرٹیفیکیٹ عطا کرے۔ مگر پاکستانی پریس میں جتنی بھی خبریں ساؤتھ افریقہ کی اپیل کورٹ کے فیصلہ کے بارہ میں شائع ہوئی ہیں ان سب میں درج ہے کہ ساؤتھ افریقہ کی سب سے بڑی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

دفتر ترجمانی
Übersetzungsbüro
Dolmetscherbüro

Sprachen:
Urdu, Punjabi, Bengali, Persisch, Englisch & Deutsch.

اردو، پنجابی، فارسی، بنگالی، انگریزی اور جرمن زبانوں میں ترجمہ کا انتظام۔ سرکاری، غیرسرکاری، نجی کاغذات کے معیاری ترجمے کے لئے رابطہ کریں۔

Tel.: 069-97981802
Fax: 069-97981803
Allg. vereidigter Dolmetscher & Übersetzer

Qamar Ahmad
Fleischergasse 12
60487 Frankfurt/M
Deutschland

خطبہ جمعہ

اے خدا! اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بے حیائی سے باز نہیں آ رہے۔

سو سال پہلے لیکھرام عبرت کا نشان بنا تھا اور آج سو سال کے بعد میں پھر لیکھراموں کی ہلاکت کے لئے آپ کو دعا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۹۷ء مطابق ۱۰ صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

(سورہ البقرہ: ۱۸۶ تا ۱۸۷)

یہ وہ آیات ہیں جن کی رمضان کے تعلق میں رمضان کے آغاز پہ بارہا تلاوت کی گئی ہے اور مضمون کو ان کے حوالے سے بیان کیا گیا۔ آج پھر ایک ایسا جمعہ ہے جو رمضان سے متصل ہے یعنی آج جمعہ ہے تو کل رمضان شروع ہوگا اور یہی وہ آیات ہیں جن کے حوالے سے میں خاص طور پر اس کے آخری حصے کے تعلق میں جماعت کو یاددہانی کرانا چاہتا ہوں۔

"و اذا سالک عبادی عنی فانی قریب" کا وعدہ رمضان کے تعلق میں بطور خاص مسلمانوں کو عطا کیا گیا ہے کہ جب بھی میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں "سالک" تجھ سے سوال کریں یعنی حضرت محمد رسول اللہ سے "فانی قریب" تو میں تو قریب ہوں۔ "اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعوت کا جواب دیتا ہوں "فلیستجیبوا لی" چاہئے کہ وہ بھی میری باتوں کا اثبات میں جواب دیا کریں۔ بعض دفعہ جو آغاز کی شرط ہے وہ بعد میں بیان کی جاتی ہے، نتیجے کو ملا دیا جاتا ہے یعنی دونوں کا ایک دوسرے سے لازم ملزوم کا تعلق ہے۔ میں تو جواب دیتا ہوں اور دیتا رہوں گا مگر تم بھی تو جواب دیا کرو اگر اس جواب کے مستحق ہونا چاہتے ہو۔ یعنی جو تعلیمات میں نے عطا فرمائی ہیں ان پہ عمل کرو۔ جو راہ میں نے دکھائی ہے اس پر چلو تو پھر تم اس بات کے مستحق ٹھہرو گے کہ جب تم مجھے پکارو میں تمہیں جواب دوں اور یہ تو میں کرتا ہوں اور ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں، یعنی یہ مضمون ہے۔

"اذا سالک عبادی عنی فانی قریب" یہاں لفظ عباد میں اس مضمون کی چابی ہے۔ ورنہ لاکھوں کروڑوں ہیں جو پکارتے ہیں اور بظاہر قرآن کریم پر عمل کرنے والے بھی ہیں مگر ان کو خدا کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملتا۔ تو "عبادی" فرمایا ہے جس کا بطور خاص یہاں یہ معنیٰ ہے کہ میں ان کا جواب دیتا ہوں جو واقعۃً میرے بندے بن چکے ہوں اور غیراللہ کا ہر طرح سے انکار کر چکے ہوں۔ میں ان بندوں کی بات کا جواب دیتا ہوں جو میری تعلیمات پر عمل کرتے ہیں اور جب میں بلاتا ہوں وہ ہاں، لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جایا کرتے ہیں۔ پس یہ آیت پہچان ہے ہماری عبادت کی۔ ہم عباداللہ میں شمار ہوتے ہیں کہ نہیں ہوتے۔ پس اگر جماعت احمدیہ میں کثرت سے ایسے موجود ہیں کہ جو عبادت کی اس شرط پر پورے اترنے والے ہیں جن کی دعاؤں کے جواب میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ہاں میں حاضر ہوں جس طرح تم میرے حضور حاضر رہتے ہو، تمہاری التجاؤں کو قبول کرنے کے لئے میں حاضر ہوں، قریب کا مطلب یہی ہے کہ میں تو پاس ہی ہوں کہیں دور نہیں ہوں۔ اگر یہ سلوک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تو خوش خبری ہے ان لوگوں کے لئے کہ وہ عباداللہ میں داخل ہیں کیونکہ عباداللہ کی یہ تعریف ہے جو اس آیت میں فرمائی گئی ہے۔

"ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون" اور مجھ پر ایمان لائیں۔ حالانکہ ایمان لانا عباد کہلانے سے پہلے کا مضمون ہے اسے سب سے آخر پر رکھا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو بندہ جس کی بات کا جواب نہیں ملتا اس کا ایمان بھی سرسری سا اور محض دور کا ایمان ہے، سنا سنایا ایمان ہے۔ لیکن جس کو گھر سے جواب آ جائے اس کا ایمان غیر معمولی ترقی کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اندر کوئی ہے۔ پس "ولیؤمنوا بی" کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے تم ایمان نہیں لاتے پھر میرے عباد میں داخل ہو۔ مراد یہ ہے ایمان لاتے ہو، عباد میں داخل ہو، ایسے عباد میں داخل ہو کہ جن کی پکار کا میں جواب دیتا ہوں۔ پس چاہئے کہ وہ پہلے سے بڑھ کر، اس مضمون میں یہ بات ملے گی کہ، پہلے سے بڑھ کر میری باتوں پر لبیک کہا کرے اور میرے پر وہ ایمان لائے جو ایمان حقہ ہے۔ ایسا ایمان ہے جیسے سورج چڑھ جائے تو اس پر کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ تو جب میں جواب دوں تو تمہارے ایمان میں ترقی ہونی چاہئے اور پھر تم ہدایت کے رستے پر چل پڑو گے جو اصل، حقیقی، دائمی ہدایت کا رستہ ہے۔

پس اس رمضان میں بھی ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس آیت کے مصداق بنیں اور واقعۃً خدا تعالیٰ رمضان گزرنے سے پہلے پہلے ہمیں اپنے عباد میں شمار کرلے اور اس کے نشانات ہم پر ظاہر فرمائے، ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے اور اس طرح قبول فرمائے جیسے کسی انسان کو بلایا جائے تو وہ جواب دیتا ہے تو کسی شک کی گنجائش نہیں رہتی۔ اور پھر ہمارا ایمان اور رنگ میں آگے بڑھے اور پھر ہمیں ہدایت کی نئی نئی راہیں نصیب ہوں۔ یہ وہ دعائیں ہیں جن کے ساتھ ہمیں اس رمضان مبارک میں داخل ہونا ہے۔

یہ رمضان کئی پہلوؤں سے بابرکت ہے اور معلوم ہوتا ہے خاص نشان لے کر آنے والا رمضان ہے۔ چونکہ آج رمضان کا پہلا دن طلوع ہونے والا ہے اور مہینے کی تاریخ کے لحاظ سے دسویں تاریخ اور جمعہ کا دن ہے اور یہ وہ جمعہ ہے جو FRIDAY THE 10TH ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر دکھایا تھا کہ بار بار جماعت کی تائید میں خوشخبریوں کا نشان ظاہر ہوا کرے گا، تو آج FRIDAY THE 10TH رمضان کے ساتھ جڑا ہوا ابھرا ہے۔ اور اس پہلو سے مجھے اس رمضان کے غیر معمولی طور پر مبارک ہونے کے لحاظ سے کوئی بھی شک نہیں۔

مگر ایک اور مزید تائیدی بات یہ ظاہر ہوئی کہ مجھے ربوہ سے ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے لکھا کہ یہ مولوی لوگ ان سب باتوں کے متعلق جن کے متعلق آپ مباہلے میں حلفیہ انکار کرچکے ہیں کہ جماعت پر یہ جھوٹے الزامات ہیں پھر دوبارہ شور ڈالنا شروع کر چکے ہیں۔ اور جانتے بوجھتے کہ جماعت کی طرف سے اس پر "لعنۃ اللہ علی الکاذبین" کی دعا بار بار دہرائی گئی ہے، پھر بھی کوئی حیا نہیں کر رہے۔ اور اب ایک وزیر کے بہانے جو احمدی ہے مہم شروع کی ہے۔ اس میں ان اعتراضات کا، سب کا نہیں تو بہتوں کا اعادہ کیا گیا ہے جن کے متعلق جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ نے اعلان کیا تھا، مباہلے کا چیلنج دیا تھا اور اس مباہلے کی صداقت کا نشان بن کر ضیاء الحق کو خدا تعالیٰ نے ایسا نیست و نابود کیا کہ اس کے وجود کا کوئی ذرہ بھی ان کے ہاتھ نہ آیا، صرف ایک ڈینچر تھا جو مصنوعی تھا۔ یعنی جو اس مرنے والے کی پہچان تھی وہ مصنوعی دانت تھے اس کے سوا اس کے جسم کا کوئی حصہ، اس کا نشان تک نہیں ملا۔ وہاں کی خاک اکٹھی کرکے ایک جگہ بھر دی گئی اور اس خاک میں اس یہودی ایمبیسیڈر کی خاک بھی شامل تھی اس لئے کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس کس کی خاک کا پتلا بنایا گیا ہے جسے ضیاء کہا جاتا ہے اب۔ اور جو نشان ہے وہ صرف مصنوعی دانت ہیں اس کے متعلق ذرہ بھی کسی کو شک نہیں۔ پس یہ نشان خدا نے بڑی شان سے

ظاہر فرمایا۔ اور یہ ظالم لوگ باز ہی نہیں آ رہے۔ اسی طرح مسلسل بےحیائیوں میں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ وہی ظالمانہ تحریکات ہیں جو پہلے اٹھتی رہیں۔ جن کا رد کیا گیا جن کے مؤثر، مدلل جوابات دیئے گئے مگر جب حیاء اٹھ جائے تو پھر انسان جو چاہے کرتا پھرے۔ اس قوم سے حیا اٹھ گئی ہے یہاں تک وہ دعوے پھر کرتے چلے جاتے ہیں کہ تمام دنیا کے علماء ان کو مرتد اور کافر، دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں اور یہ تسلیم نہیں کرتے۔ تم لوگوں کے خلاف بھی تو باقی سب مسلمان فرقوں کے یہی دعاوی رہے ہیں تو تم بھی تسلیم کرلو پھر۔ لیکن تم کر بھی لوگے تو ہم پھر بھی نہیں کریں گے کیونکہ اس بکواس کو تسلیم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعتاً خدا کی توحید کے منکر ہو جائیں۔ ان الزامات کو قبول کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم واقعتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی خاتمیت کا انکار کردیں۔ ان الزامات کا مطلب یہ ہے کہ واقعتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آقا و مولا حضرت محمدؐ رسول اللہ کا ہمسر یا ان سے بڑھ کر سمجھنے لگ جائیں۔

تو جو کچھ تمہارے بس میں ہے کرو۔ پہلے بھی میں نے یہی کہا تھا۔ آج بھی یہی کہتا ہوں اور یہی بات دہراتا رہوں گا۔ جو کچھ کرنا ہے کرو۔ تم اپنے پیادے بڑھا لاؤ، اپنے سوار نکال لاؤ، چڑھا دو ہم پر اپنی دشمنی کی فوجیں۔ جس طرف سے آسکتے ہو آؤ لیکن ان باتوں سے احمدیت ٹل نہیں سکتی کیونکہ احمدیت کا وجود ہے یہ اور وہ ہے کلمہ توحید کی گواہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی رسالت اور عبدیت کی گواہی اور یہ گواہی کہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی نہیں جو کبھی دنیا میں آپؐ کی شان کا ہمسر پیدا ہوا۔ نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خمیر آپؐ کی محبت سے اٹھا ہے، آپؐ کے عشق سے اٹھا ہے، آپؐ کی کامل غلامی سے اٹھا ہے، آپؐ پر فدا ہو جانے کے ساتھ اٹھا ہے وہ خمیر۔ تو ان باتوں سے تم ہمیں اپنی گندہ دہنی سے کیسے روک سکتے ہو۔ نہ روک سکتے ہو۔ نہ کبھی روک سکو گے۔

یہ حوالے کہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن یہ کہتی ہے اس پر ایمان لے آئیں، کیسی احمقانہ بات ہے کہ پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن کا آئے دن تم انکار کرتے پھرتے ہو۔ جب کوئی حوالہ ملتا ہے اسی کانسٹی ٹیوشن نے ہمیں آزادی ضمیر کا حق جو دیا ہے وہ تم کیوں نہیں مانتے۔ اس لئے جہالت کی حد ہے۔ ایک قوم جب فیصلے کرتی ہے ان کی مرضی کے خلاف ہو تو کہتے ہیں ہم دھرنا دیں گے، ہم سڑکوں پہ بیٹھ جائیں گے، ہم کسی قیمت پہ نہیں مانیں گے۔ اور اس کے باوجود ہمارا حق ہے کہ ہم میں جج بھی بنائے جائیں، ہم میں وزیر بھی بنائے جائیں۔ ہم میں ہر عہدے کے لوگ، چاہے اہل ہوں یا نہ ہوں، منتخب کرلئے جائیں۔ اور احمدیوں پر یہ الزام کہ چونکہ کانسٹی ٹیوشن کو نہیں مان رہے اس لئے ان کو کانسٹی ٹیوشن کے لحاظ سے کوئی ذمہ داری بھی سونپنی نہیں چاہئے۔ کون سی کانسٹی ٹیوشن ہے جس کی تم بات کرتے ہو۔ خدا کی کانسٹی ٹیوشن کے مقابل پر ساری دنیا کی کانسٹی ٹیوشنز بھی کچھ کہیں ہم پاؤں کی ٹھوکر سے اس کو رد کر دیں گے۔

تمہاری کانسٹی ٹیوشن ہمیں یہ منوانا چاہتی ہے کہ نعوذ باللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جھوٹے ہیں۔ کوئی حیا کرو۔ تقدس محمدؐ رسول اللہ کا اور اس کی حفاظت کے لئے تم کھڑے ہوئے ہو۔ ایسے مکروہ لوگ جن کے نزدیک تقدس کا یہ تصور ہے کہ جب تک کوئی محمدؐ رسول اللہ کی رسالت کا انکار نہیں کرے گا ہم اسے سینے سے نہیں لگائیں گے۔ ہم ایسے سینے پہ تھوکتے بھی نہیں۔ کیسی خبیثانہ حرکت ہے اور اسے یہ مولویت کا نام دے رہے ہیں کہ ہم مولانا ہیں۔ ہمیں دین کا علم ہے اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ جب تک احمدی کانسٹی ٹیوشن کے فیصلے کو تسلیم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس مہم کو نہیں چھوڑیں گے اور اس وقت تک کسی احمدی کو پاکستان میں زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔

ہم تو اس خدا کی بات کا جواب دیں گے جس نے کہا کہ "**فلیستجیبوا لی**" جو ہماری بات کا جواب دیتا ہے۔ تم ہوتے کون ہو، تمہاری حیثیت کیا ہے؟ تم تو ذلتوں کی مار بننے والے ہو۔ عبرت کا نشان بننے والے ہو۔ اور اس تقدیر کو تم ٹال نہیں سکتے کبھی۔ یہ میرا چیلنج ہے اسے ٹال کے دکھاؤ۔ پس اس رمضان کو اس پہلو سے ہم بھی فیصلہ کن بناتے ہیں تم بھی فیصلہ کن بنا لو۔ جو جھوٹ اور بکواس جتنی بھی تم کر سکتے ہو، کر رہے ہو اور جتنی گندہ دہنی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق تم نے کی ہے اس دور میں، میرا خیال ہے انسانی تاریخ میں کبھی کسی نبی کے خلاف، کبھی خدا کے کسی بندے کے خلاف اس قسم کی بکواس کبھی نہیں ہوئی۔ **تم نے معاملات کو آخری حد تک پہنچا دیا ہے اور اس پہلو سے اللہ تمہیں مہلت بھی بہت دے رہا ہے اور دے چکا ہے مگر تمہارے پکڑنے کے دن آئیں گے اور لازماً آئیں گے، یہ وہ تقدیر ہے جسے تم ٹال نہیں سکتے۔**

میں آج اس جمعہ میں اعلان کرتا ہوں کہ لازماً تم پر ذلتوں کی مار پڑنے والی ہے۔ اس تقدیر کو بدل کے دکھاؤ تب میں اس بات کو قابل قبول سمجھوں گا کہ تم سے مزید گفتگو کی جائے کسی بات پر۔ اب یہ سلسلے گفتگو کے کٹ چکے ہیں ان سب بےحیائیوں پر تم قائم ہو جن سے روکنے کے لئے تمہاری منتیں کیں۔ تمہیں سمجھایا کہ بس کرو کافی ہو گئی ہے۔ اپنے ساتھ ساری قوم کو تو برباد نہ کرو۔ اب آوازیں اٹھ رہی ہیں جگہ جگہ سے کہ ملک ختم ہوگیا، ملک تباہ ہو گیا۔ جو نگران حکومت آئی تھی وہ اب یہ اعلان کر رہی ہے کہ ہمارے بس میں تو بات ہی نہیں رہی۔ احتساب کیسا ہم تو کچھ بھی نہیں کر سکتے، ساری قوم کا یہ حال ہے۔ اور ان کو یہ کہا جا رہا ہے کہ انہوں نے ملک کی بےعزتی کردی ہے۔ کہہ دیا ہے کہ سارے بد دیانت ہیں۔

تو وہ ملک جس کی عزت جھوٹ سے وابستہ ہو جائے، یہ اعلان کرے اگر وزیر اعظم کہ سارے دیانتدار ہیں تو پھر مقابل کے سیاستدان ان کو معاف کریں گے ورنہ نہیں کریں گے کہ بدنام کرادیا ہمیں۔ بدنام تو ہوئے بیٹھے ہو۔ تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اب تک کہ تمہارا نام کیا ہے دنیا میں۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ اخباروں کے نمائندے یہ باتیں باہر پہنچا ہی نہیں رہے۔ جو قصے چلتے ہیں آئے دن فلاں یہ کھا گیا، فلاں یہ کھا گیا، فلاں کا اتنا سونا پکڑا گیا، فلاں کی یہ گندگی پکڑی گئی اور آئے دن پاکستان کے اخبار جس بےحیائی سے بھرے ہوئے ہیں کہ یہ کردار ہے قوم کا تم سمجھتے ہو کہ دنیا کو پتہ ہی کچھ نہیں۔ تم آنکھیں بند کرکے بیٹھے رہو بےشک، مگر اگر کوئی تم میں سے یہ بہادری کرے کہ وہ کہہ دے کہ ہاں یہ قوم ایسی ہو چکی ہے تو اس کے پیچھے پڑ جاتے ہو، کہتے ہو جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹ نہیں بھی بولتا تو بتانے کی کیا ضرورت تھی ہم گویا چھپے بیٹھے تھے ہمیں بدنام کر دیا۔ کون سی بات ہے جو دنیا کو پتہ نہیں ہے۔ سب کچھ پتہ ہے۔ اس لئے خواہ مخواہ کے جھگڑے لگا بیٹھے ہو۔ وہ بات جس نے بھی کہی ہے، وزیر اعظم نے کہی ہے، بالکل درست ہے کہ اب ہم کس کس کا احتساب کریں۔ اوپر سے نیچے تک، آوے کا آوا بگڑا پڑا ہے۔ جب ہم نے چھان بین کرکے دیکھنا شروع کیا تو وہ کہتے ہیں میں تو اب بالکل اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ مقررہ مدت کے اندر یہی فیصلہ کرسکوں کہ کس کو لسٹ میں رکھنا ہے، کس کو نکالنا ہے، کہاں سے شروع کروں۔ چوٹی کے سیاستدانوں سے لے کر ان کے ادنیٰ کارکنوں تک سارے بددیانت ہیں۔ چپڑاسی سے لے کر اوپر کے سب سے بالا افسر تک ساروں کا یہی حال ہے تو انہوں نے تو ہتھیار ڈال دیئے ہیں کہ میں تو اب کچھ نہیں کر سکتا۔ ساری قوم ہے، اب قوم اپنا محاسبہ آپ ہی کرے میں کیا کر سکتا ہوں مزید۔ ٹھیک ہے وہ نہیں کر سکتے مگر یہ تو معلوم کر سکتے ہیں کہ اس قوم کو ہلاک کس نے کیا ہے۔ **ملاں ہے جس نے اس قوم کو برباد کیا ہے اور جب تک یہ زہر تمہاری جڑوں میں بیٹھا ہوا ہے، جب تک تمہاری زندگی کی بقاء کا کوئی سامان نہیں ہو سکتا** یعنی زندگی باقی رکھنے کا۔ اس لئے اس زہر کو پہلے نکالو۔ ہر خرابی کا ذمہ دار یہ ملاں ہے اور یہ چڑھا ہوا ہے اس بناء پر کہ احمدیوں کے خلاف جو کچھ یہ کہے تم اسے سینے سے لگائے رکھتے ہو۔ اور اتنا ڈرایا ہے تمہیں کہ اگر احمدیت کے حق میں کوئی سچی بات تم کہو تو یہ تمہاری جان کھا جائے گا اور اسی خوف کی وجہ سے ان کو رفعت مل رہی ہے، عظمت مل رہی ہے جیسی بھی وہ رفعت اور عظمت ہو سکتی ہے۔ دراصل ذلت اور نکبت کا دوسرا نام ہے جو ان کی رفعتیں اور ان کی عظمتیں ہیں، اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں۔ کیونکہ خدا کی نظر میں یہ رفعت محض ذلت اور نکبت ہے اس کے سوا کچھ بھی نہیں۔ **پس ملاں کی جان توڑنی ہے تو اس سے احمدیت کا لقمہ چھین لو پھر دیکھو اس کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے۔** اس کے سوا اس کی کوئی بھی حیثیت نہیں ہے۔ سارے پاکستان میں ایک گلی کی اصلاح کرنے کے قابل نہیں ہے یہ۔ ہر موڑ پہ مسجدیں دکھائی دیں گی مگر مسجد کا ساتھی بھی دیانتدار نہیں بنا سکے۔ تو وزیر اعظم صاحب جب یہ اعلان کرتے ہیں کہ ساری قوم بددیانت ہو گئی ہے تو ملاں کے گریبان پہ کیوں نہیں ہاتھ ڈالتے۔ تم کیا کر رہے ہو بیٹھے ہوئے، تم نے جو قیامت مچا رکھی ہے کہ ہم اسلام کی حفاظت میں جانیں دے دیں گے، عصمت رسالت کے لئے ہم سب کچھ قربان کر دیں گے تو اسلام تو ذبح کر بیٹھے ہو۔ کس گلی میں تمہارا اسلام دکھائی دے رہا ہے۔ ساری قوم بددیانت ہے۔ تم اور بھی کھا کھا کے موٹے ہوئے چلے جا رہے ہو اور یہ تمہاری اسلام کی محبت ہے۔ اسلام کا پیچھا چھوڑو اور ملک کا پیچھا چھوڑو۔

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کرواسکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

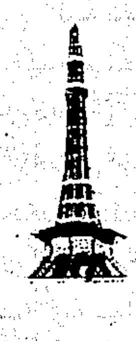

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

جو محضر نامہ پیش کیا گیا ہے ایک وزیر کے خلاف ایک جد و جہد کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ پاکستان کے دشمن، اور آغاز ہی سے دشمن ہیں اور پاکستان بننے کے بعد بھی دشمن رہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو پاکستان کو پلیدستان لکھا کرتے تھے اور جب تک ان کا دخل نہیں ہوا پاکستان، پاکستان ہی رہا ہے اب پلیدستان بنا ہے۔ تو جو بدنامی کا موجب ہے اس کو پکڑتے نہیں اور جو حق کا اقرار کرتا ہے اس کے خلاف بول اٹھتے ہو۔ وہ لوگ جو الزام لگا رہے ہیں وزیر اعظم پر وہ یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ پلیدستان بنا دیا گیا ہے اور اس مولوی نے پلیدستان بنایا ہے جو قائد اعظم کے خلاف، پاکستان کے خلاف جد و جہد میں صف اول پہ تھا۔ اور احمدیت پہ جھوٹا الزام کہ احمدیت پاکستان کے خلاف تھی۔ کشمیر کی جد و جہد میں بھی لکھا گیا کہ احمدی اپنا دامن بچا گئے حالانکہ کشمیر کی جد و جہد کا آغاز ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں ہوا ہے اور ان کے اپنے کشمیری سچے راہنما لکھنے والے لکھ چکے ہیں کتابوں میں کہ اس آزادی کی مہم کی باگ ڈور مرزا بشیر الدین محمود احمد کے ہاتھ میں تھی۔ پہلی آزادی کی مہم کی باگ ڈور کس کے ہاتھ میں تھی۔ جماعت احمدیہ کے ہاتھ میں۔ کس نے سپرد کی تھی۔ تمہارے چہیتے اقبال نے خود ریزولیوشن پیش کیا۔ ساری تاریخ کو مسخ کرکے ہر بات کا جھوٹ بنا دیتے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ بحثوں کا سوال ہی نہیں۔ جس نے جھوٹ بولنا ہی بولنا ہے، جسے حیا کوئی نہیں ہے وہ بار بار بولتا ہے، مسلسل بولتا چلا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ اب گفتگو کا کونسا سوال باقی رہ جاتا ہے۔

لیکن ہاں خدا کے حضور فریقین کو یہ التجا کرنی چاہئے کہ جو جھوٹا ہے اس پہ لعنت ڈال۔ پہلے مباہلے سے یہ اس طرح گریز کر گئے تھے کہ کہتے تھے کہ مباہلے کی شرطیں پوری نہیں ہو رہیں۔ کوئی کہتا تھا مکے میں آؤ اور وہاں جاکر آمنے سامنے سارے اکٹھے ہوں۔ اب سارا عالم اسلام کیسے وہاں اکٹھا ہو جائے گا اور ساری جماعت احمدیہ وہاں کیسے اکٹھی ہو جائے گی۔ کس کس کو تم لاؤ گے۔ کون سا تمہارا اتفاق ہے۔ فضول لغو باتیں۔ اور مکے کی سرزمین کا ہونا کیوں ضروری ہے۔ مباہلوں کے لئے تو کبھی بھی ایسی کسی ایک سرزمین کا انتخاب نہیں ہوا۔ وہ جو مباہلے کا چیلنج تھا وہ تو مدینے میں ہوا تھا ویسے بھی مکے کے دور میں تو ہوا ہی نہیں تھا وہ مباہلہ۔ نہ ان کو اسلام کی تاریخ کا پتہ، نہ شرائط کا کوئی علم۔ اصل بات ہے "لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین" خدا کی لعنت پڑے جھوٹوں پہ۔ اس کے لئے کونسی سرزمین کی ضرورت ہے۔

پس اس جمعہ پر میں ایک فیصلہ کن رمضان کی توقع رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کو تاکید کرتا ہوں کہ اس رمضان کو خاص طور پر ان دعاؤں کے لئے وقف کردیں کہ اے اللّٰہ اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ فرما کہ تو احکم الحاکمین ہے۔ تجھ سے بہتر کوئی فیصلہ فرمانے والا نہیں۔ اور چونکہ مباہلے کے نام سے ان کی جان نکلتی ہے اور کہتے ہیں کہ احمدی بھاگ رہے ہیں، بےوقوفی کی حد ہے۔ مباہلے کا تو میں نے چیلنج دیا تھا ہم کیسے بھاگ رہے ہیں۔ چیلنج میں نے دیا ہے اور بھاگ میں گیا ہوں۔ وہ تو سب جگہ مشتہر پڑا ہوا ہے۔ اسی چیلنج کی وجہ سے تو تم احمدیوں کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا کرتے رہے، شور ڈال دیا کہ انہوں نے ہمیں مباہلے کا چیلنج دے دیا ہے۔ اور پھر کہتے ہو کہ بھاگ گئے۔ قبول کرلیتے، بھاگ کیسے سکتے تھے، ہم تو دے چکے تھے۔ جس کی ترکش سے تیر نکل چکا ہو واپس کیسے لے سکتا ہے؟

اور پھر جب ضیاء نے بھی ہاں نہیں کی تو میں نے جمعہ میں اعلان کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے رات رویا میں ایسی خبر دی ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ جو خدا تعالیٰ کے عذاب کی چکی ہے وہ چل پڑی ہے اور یہ شخص اگر اپنی بےعزتی سمجھتا ہے کہ میں مرزا طاہر احمد کو جس کو میں نے عملاً ملک سے نکال باہر پھینکا ہے یعنی روکنے کے باوجود نکل گیا ہے یہ مراد ہے وہ کیا چیز ہے، اس کی حیثیت کیا ہے، میں اس کے چیلنج کا جواب کیوں دوں۔ میں نے کہا اگر ان صاحب کی یہ سوچ ہے تو اس کا علاج یہ بتاتا ہوں کہ یہ آئندہ بدزبانیوں سے باز آجائے اور احمدیت کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں ان کی سنجیدگی سے پیروی نہ کرے۔ اگر توبہ نہیں کرنی تو اتنا ہی کرے۔ یہ غالباً چند جمعے پہلے اعلان کیا تھا کہ ایسا کرلے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ مباہلے کی زد سے بچ جائے گا کیونکہ عملاً یہ اپنا سر خدا کے حضور خم کر دے گا کہ میری توبہ، میں اب ان باتوں میں مصر نہیں ہوں، ضد نہیں کرتا۔ اب تاریخیں تو مجھے یاد نہیں رہیں مگر یہ مجھے علم ہے قطعی طور پر کہ ضیاء کی ہلاکت سے کچھ عرصہ پہلے میں نے یہ اعلان اسی مسجد سے کیا تھا، جمعہ میں کیا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس نے اپنے حالات نہیں بدلے بلکہ شرارت میں بڑھتا چلا گیا۔ اس پر پھر وہ رات آئی جس میں مجھے خدا نے وہ چکی چلتی ہوئی بتائی اور میں نے پھر صبح دوسرے دن، جمعہ تھا اس میں اعلان کیا کہ اب خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی ہے، یہ خبر مل گئی ہے آخری فیصلہ کن کہ اب اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔ اب خدا کے عذاب کی چکی سے یہ شخص بچ نہیں سکتا۔ اور اگلے جمعہ سے پہلے پہلے اس طرح یہ ہلاک ہوا ہے کہ ہمیشہ کے لئے عبرت کا نشان بن گیا ہے۔

پہلا فرعون تو ایسا تھا جس کی لاش عبرت کے لئے محفوظ کر دی گئی تھی۔ یہ اس دور کا فرعون ایسا ہے جس کی خاک بھی نہیں بچی۔ صرف مصنوعی دانتوں سے وہ پہچانا جاتا ہے اور وہی عبرت کا نشان بن گئے ہیں ہمیشہ کے لئے۔ تو ان مولویوں کی پھر بھی آنکھیں نہیں کھلیں۔ اور یہ عجیب بات ہے، یہ ساری باتیں اکٹھی ہو گئی ہیں اس لئے **میں سمجھتا ہوں کہ یہ سال ایک بہت غیرمعمولی سال ہے،** پچھلا سال بھی اس لحاظ سے غیر معمولی تھا کہ پچھلے سال بھی رمضان سے پہلے میں نے جماعت کو تحریک کی تھی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولوی کی ذلتوں کے اب سامان شروع کرے اور "**اللھم مزقھم کل ممزق و سحقھم تسحیقاً**" کی دعا خصوصیت سے یاد رکھیں۔ **اور اس رمضان میں یہ دعائیں بطور خاص توجہ اور الحاح سے کریں** اور اس کے بعد وہ واقعات رونما ہوئے جن کے بعد مولوی کے سارے منصوبے دھرے رہ گئے اور اگر وہ انقلاب نہ آتا جس انقلاب کے نتیجے میں حکومت رفع دفع ہوئی تو ان مولویوں کے تو بہت عجیب ارادے تھے اور ان کا فوج میں ایسا اثر رسوخ ہو چکا تھا کہ فوجی انقلاب کے ذریعے یہ ملک پر قابض ہونا چاہتے تھے۔ اور چونکہ وہ ایک خاص ٹولہ تھا جو اب بھی وہی ٹولہ ہے جو آگے آ رہا ہے۔ اس لئے اگر وہ مولوی آ بھی جاتے تو دوسرے مولویوں نے اسے قبول نہیں کرنا تھا اور ملک کے عوام نے اسے قبول نہیں کرنا تھا۔ تو بہت بڑی تباہی سے اور خون خرابے سے جماعت کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔

تو ملک کے اصل محافظ اور ہمدرد تو ہم ہیں، تم کیا چیز ہو۔ تم تو پورا زور لگا رہے ہو کہ ملک برباد ہو جائے۔ یہ احمدیوں کی دعائیں ہی ہیں جو اس ملک کو بار بار بچانے میں کام آتی ہیں۔ تو اس پہلو سے اب کی جو دعائیں ہیں اس میں یہ یاد رکھیں کہ ایک لیکھرام کو برباد کیا مگر یہ عقل والے لوگ نہیں ہیں۔ ایک فرعون تباہ ہوا لیکن پھر بھی انہوں نے عبرت نہ پکڑی۔ **تو اے خدا اب ان سب فراعین کی صف لپیٹ دے جو مسلسل تکبر میں اور جھوٹ میں پہلے سے بڑھ بڑھ کر چھلانگیں لگا رہے ہیں اور ظلم اور بےحیائی سے باز نہیں آ رہے۔ پس ہمارے لئے یہ سال یا اس سے اگلا سال ملا کر ان سب کو ایسا فیصلہ کن کر دے کہ یہ صدی خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کی پوری ناکامی اور نامرادی کی صدی بن کر ڈوبے اور نئی صدی احمدیت کی نئی شان کا سورج لے کر ابھرے۔ یہ وہ دعائیں ہیں جو اس رمضان میں میں چاہتا ہوں کہ آپ بطور خاص کریں اور رمضان کے بعد بھی ہمیشہ ان دعاؤں کو اپنے پیش نظر رکھیں۔**

لیکھرام کا میں نے ذکر کیا تھا۔ یہ عجیب ہے ایک اور اتفاق کہ لیکھرام بھی ۱۸۹۷ء میں ہی ہلاک ہو کر ایک عبرت کا نشان بنا تھا اور یہ ۱۹۹۷ء ہے جس میں ہم یہ بات کر رہے ہیں۔ یعنی ۹۷ء کا تکرار ہے۔ **سو سال پہلے لیکھرام عبرت کا نشان بنا تھا اور آج سو سال کے بعد میں پھر لیکھراموں کی ہلاکت کے لئے آپ کو دعا کرنے کی طرف متوجہ کر رہا ہوں** اور یہ کسی سوچی سمجھی تدبیر کے مطابق نہیں ہوا۔ مولویوں کے متعلق بھی مجھے یاددہانی ربوہ سے آئی ہے اور اس وقت میرے ذہن میں ہرگز کوئی مضمون نہیں تھا کہ رمضان سے پہلے اپنے خطبے میں ان کا نام تک لوں۔ لیکن لیکھرام کے متعلق گزشتہ جمعہ پر افتخار ایاز صاحب نے جو سوال و جواب کی مجلس میں میری مدد کر رہے تھے انہوں نے پوچھا لیکھرام کے متعلق کہ ۱۹۹۷ء آ گیا ہے جو ۱۸۹۷ء کے نشان کی یاد دلاتا ہے۔ تو میں نے کہا میں اگلے جمعہ پر اس کا تفصیلی جواب حوالے دے کر دوں گا۔ لیکن بعد میں مجھے خیال آیا کہ اس سوال و جواب کی مجلس کا موقع نہیں یہ تو ساری دنیا کو یاد دلانے کی بات ہے کہ ۱۸۹۷ء میں لیکھرام ایک حیرت انگیز عبرت کا نشان بنا ہے۔ اس کی ساری تعلیاں جھوٹی نکلیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری باتیں سچی نکلیں۔ پس اس پہلو سے یہ سال ایک اور بھی نشان لے کر آیا ہے اور یہ ساری باتیں اکٹھی ہو کر اس سال کو غیر معمولی اہمیت دے رہی ہیں۔

اور مزید ایک آخری بات یہ کہ آتی دفعہ دفتر سے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے یاد دلایا کہ جو آپ نے پہلا مباہلے کا چیلنج دیا تھا وہ بھی FRIDAY THE 10TH کو دیا تھا اور آج بھی FRIDAY THE 10TH ہے۔ تو یہ عجیب بات ہے۔ یہ تمام امور وہ ہیں جو میری سوچ کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ یہ تقدیر الٰہی کی طرف سے ایسا ہوا ہے کہ ساری باتیں اکٹھی ہو گئیں۔ عام طور پہ کہتے ہیں اتفاقات اکٹھے ہوئے۔ میں اتفاقات کا نام نہیں لے رہا۔ یہ ساری باتیں تقدیر الٰہی سے اکٹھی ہوئیں۔ اور مجھے یاد دلانے کے لئے کوئی ربوہ سے خط آیا، کوئی یہاں سے بات پیدا ہوئی اور کوئی گزشتہ جمعہ کو سوال و جواب کی مجلس میں بات اٹھ گئی۔ تو ان سب باتوں نے مل کر اور آتی دفعہ منیر جاوید صاحب کا یہ کہنا کہ آپ کو شاید یاد نہیں وہ پہلا چیلنج بھی جمعہ ہی کے دن تھا، مجھے اس بات پر اب کامل یقین ہو گیا ہے کہ **انشاء اللّٰہ یہ رمضان ہمارے لئے غیرمعمولی برکتوں کا رمضان بن کر چڑھے گا اور اس کی دعائیں انشاء اللّٰہ اس صدی کا احمدیت کے حق میں**

SATELLITE WAREHOUSE
Muslim TV AHMADIYYA
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY

S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge-Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

نیک انجام ظاہر کرنے میں بہت ہی غیرمعمولی خدمت سرانجام دیں گی، یعنی دعائیں یہ خدمت کریں گی۔ اللّٰہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور آسمان سے جو تقدیر وہ ظاہر فرمائے گا احمدیت کے غلبے اور نصرت کی تقدیر ہوگی۔ اور جو وہ تقدیر ظاہر فرمائے گا احمدیوں کے دشمنوں کی ذلت اور نکبت اور ہلاکت کی تقدیر ہوگی۔ پس ہم نے جو کام کرنا ہے وہ دعائیں ہیں اور خدا تعالیٰ نے جو کام کرنا ہے وہ یہ ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دے کہ جب بھی وہ مجھے پکارتے ہیں "فانی قریب" تو میں ان کے قریب ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی قربت کا نشان بنائیں۔ اور حقیقت میں لیکھرام کے نشان کا تعلق بھی قربت الٰہی کے ساتھ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو یہ سمجھا رہے تھے کہ تو خدا سے دور ہے اور میں قریب ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی شان میں تیری گستاخی مجھے کسی قیمت پہ برداشت نہیں ہے۔ آپ نے ایسے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ انسان لرز اٹھتا ہے۔ فرماتے ہیں میں یہ برداشت کر سکتا ہوں کہ میرے بچے میرے سامنے ذبح کر دیئے جائیں۔ میرے عزیز ترین اقرباء اور پیارے میری آنکھوں کے سامنے ہلاک کر دیئے جائیں مگر محمدؐ رسول اللہ کی شان کے خلاف گستاخی میں برداشت نہیں کر سکتا۔

آج اللہ تعالیٰ نے محمدؐ رسول اللہ کے غلام کے لئے میرے دل میں وہی محبت کا جذبہ پیدا کیا ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اور یہی میری ہمیشہ سے دعائیں رہی ہیں کہ جس طرح آپؑ نے حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ کے دفاع میں آپؐ پر جھوٹے الزام لگانے والوں کے مقابل پر اپنی چھاتی آگے کی تھی، خدا مجھے بھی توفیق بخشے میں مسیح موعود، محمد رسول اللہ کے غلام کے لئے اپنی چھاتی آگے کردوں۔ جو تیر برسنے ہیں یہاں برسیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کا گزند نہ پہنچے۔ پس اس جذبے کے ساتھ میں یہ تحریک کر رہا ہوں اور جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا ہے دراصل یہ قربت کے نشان کی بات ہے۔ **اگر ہم اللّٰہ کے قریب ہیں تو وہ اپنا وعدہ ہمارے حق میں ضرور پورا کرے گا۔ اگر یہ مخالف اللّٰہ سے دور ہیں تو خدا تعالیٰ ان کو ضرور لعنت کا نشانہ بنائے گا۔ یہ ایسا یقین ہے جو یقین کے آخری مقام تک پہنچا ہوا ہے۔ حق الیقین سے میں یہ بات کہہ رہا ہوں۔**

اب میں لیکھرام کے متعلق جو اس نے گستاخانہ رویہ اختیار کیا اور کیسے وہ سلسلہ شروع ہوا، مختصر یاد کرا دیتا ہوں۔ کیونکہ اب ایک سے نہیں اب تو سینکڑوں لیکھراموں سے ہمارا واسطہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو بذریعہ اشتہار لیکھرام کو اطلاع دی کہ قضاء و قدر کے متعلق جناب الٰہی سے مجھے اطلاع ملی ہے تمہارے متعلق کہ تمہاری بدزبانی جو ہے یہ پکڑی جائے گی اب۔ اس لئے اگر تم اجازت دیتے ہو تو میں اس پیشگوئی کو شائع کروا دیتا ہوں۔ "وہ اس پیشگوئی کے ظہور سے ڈرتے ہیں تو کسی کو اس پر مطلع نہ کیا جائے گا"۔ یہ اجازت نہیں یہ الفاظ ہیں کہ اگر وہ اس پیشگوئی کے ظہور سے ڈرتے ہیں تو پھر کسی کو مطلع نہیں کیا جائے گا۔ اگر ڈرتے نہیں، بےباک ہیں تو پھر میں سب کو مطلع کروں گا۔ اس پر پنڈت لیکھرام نے نہایت بےباکی سے ایک اشتہار کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک جوابی پیشگوئی کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو لیکھرام کے متعلق پیشگوئی شائع کی وہ ۱۸۸۶ء میں نہیں بلکہ ۱۸۹۳ء میں کی ہے ۱۸۸۶ء میں اس کو مطلع کیا، اس کو نصیحت کی کہ تم اس بدزبانی سے باز آجاؤ ورنہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارا بہت برا انجام دکھایا ہے۔ لیکن جب وہ باز نہیں آیا تو پہلی پیشگوئی جو لیکھرام کے متعلق جو عذاب کی اور تکبیر کی پیشگوئی تھی وہ بیس فروری ۱۸۹۳ء کو کی گئی ہے۔ ۲۰ فروری کو پہلا اشتہار ہے جس میں اس کو تنبیہہ کی گئی تھی اور وہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تھی جو پیشگوئی شائع ہوئی ہے ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء کو شائع کی گئی ہے۔ اس میں چھ سال کے اندر اس پر عذاب نازل ہونے کی خبر تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۳ء ہی کو اشتہار شائع فرمایا جس میں رویا میں وہ شخص آپ کو دکھایا گیا اس کا ذکر کرتے ہیں جس کے خنجر سے لیکھرام نے ہلاک ہونا ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۳ء میں برکات الدعاء میں سرسید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دعا کے منکر ہو میں دعا کا قائل ہوں میرے پاس آؤ دعا کا نتیجہ دیکھ لو۔ فرماتے ہیں "آ میری اس دعا کا نتیجہ دیکھ لے جس کے متعلق خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ قبول ہو گئی ہے یعنی لیکھرام کے متعلق دعا"۔ پس سرسید کو مخاطب کرتے ہوئے بھی لیکھرام کے متعلق آپ نے اس دعا کا ذکر فرمایا۔ پھر فرمایا کرامات الصادقین میں وہ بھی ۱۸۹۳ء ہی میں شائع ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ تو ایک یوم عید دیکھے گا اور وہ دن عید کے دن سے بالکل ملا ہوا ہوگا۔ یہ ایک اور علامت لیکھرام کی ہلاکت کی اس کے دن کی تعیین کی ہوئی۔ پھر ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو آپ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جب کہ یہ سارے واقعات ہو چکے تھے مگر اس کا ذکر یہاں غلطی سے اس موقع پر آگیا ہے میں بعد میں بات کروں گا۔

چونکہ بہت سا وقت گزر چکا ہے اس لئے میں صرف مختصراً یہ آپ کو بتاتا ہوں کہ لیکھرام بھی مقابل پر مسلسل بدزبانی کرتا رہا اور آپ کی پیشگوئیوں کا مذاق اڑاتے ہوئے جوابی پیش گوئی کرتا رہا۔ ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف لیکھرام کے مقابل پر اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر اس کی ہلاکت کی خبر نہیں دی بلکہ اپنے مبارک اور مصلح بیٹے کی پیدائش کی خوش خبری بھی دی اور یہ مقابلہ اس طرح شروع ہو کر ایک معین صورت اختیار کر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق پیشگوئیاں کیں کہ وہ بڑی شہرت اور برکت والا ہوگا، غیر معمولی ذہین ہوگا، زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور وہ وہ کام کرے گا قرآن کی خدمت میں۔ وہ ساری تفاصیل لیکھرام نے پیش نظر رکھتے ہوئے جواباً خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹے الہامات منسوب کرتے ہوئے ایک پیشگوئی شائع کی اور یہ جو جوابی پیش گوئی ہے اس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیش گوئی کے ساتھ جو مقابلہ ہے یہ چونکہ تفصیل سے میں پہلے اپنی جو کتاب ہے "سوانح فضل عمر"، اس میں لکھ چکا ہوں، اس لئے میں اس میں سے چند باتیں آپ کی یاد دہانی کے لئے صرف پڑھتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ یہ تھے "خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں"۔ ۱۸۸۶ء میں آغاز ہوا ہے لیکھرام سے مقابلے کا اور پیش گوئی بھی ۱۸۸۶ء میں ہوئی تھی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو کہ "میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں" مذاق کا نشانہ بناتے ہوئے وہ لکھتا ہے "رحمت کا نہیں زحمت کا کہا ہوگا، آپ تو ہر بات کو الٹی سمجھتے ہیں اور "ر"، "ز" میں امتیاز نہیں رکھتے"۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کردیا"۔ لیکھرام کہتا ہے "خدا اس سفر کو نہایت منحوس بتلاتا ہے، آپ نے شاید لدھیانہ میں کوئی خبیث کنجر کی سرائے میں جیل خانہ کے متصل فروکش ہونے کو مبارک سمجھا"۔ اس قسم کے بدتمیز اور بدخلق اور بےحیاء دشمن تھے۔

مجھے تو حیرت ہوتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صبر پر کہ کس طرح ان لوگوں کے ساتھ مقابلہ کیا ہے اور ہر بات کا جواب دیا ہے اکیلے ہو کر۔ آج تو دفاتر کے دفاتر دنیا میں ہزارہا احمدی دن رات میری تائید میں خدمت کرنے پر مامور ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور میں حیرت سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اعلیٰ مقام کو دیکھتا ہوں کہ کس طرح تن تنہا آپ نے تمام مشکلات کو عبور کرتے ہوئے اسلام کی خدمت کے سفر کو انجام تک پہنچایا ہے۔ ناقابل یقین شخص تھا۔ انسان کا تصور اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا کہ اس بلندی تک دیکھ سکے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت محمدؐ رسول اللہ کے قدموں سے حاصل کیا ہے۔ پس اندازہ کرو حضرت محمدؐ مصطفیٰ کے مقام اور مرتبے کا کہ وہ کتنا بلند تر تھا۔ جس کی خاک سے مسیح موعود کا خمیر گوندھا گیا ہے اس کا اپنا وجود کتنا عظیم الشان ہوگا۔

تو میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جد و جہد اور قربانیاں اور مسلسل ان تھک محنت اور پھر ایسے ایسے بدتمیزوں سے برابر کا مقابلہ کرتے چلے جانا۔ ورنہ آجکل یہ لوگ بولتے ہیں تو میرا دل نہیں چاہتا کہ ان کو مونہہ لگاؤں، ان کی بات کا، ان کا نام لینا بھی طبیعت پر دوبھر ہے، کراہت محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دل پر بڑے جبر کئے ہیں۔

"سو قدرت اور رحمت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے"۔ وہ کہتا ہے "خدا کہتا ہے میں نے قہر کا نشان دیا ہے۔ رحمت کا نشان تو صرف کنجر کی سرائے تھی اور بس"۔ یہ بےحیاء، ذلیل، رذیل انسان، جس کی زبان کا سب کچھ ماحصل یہ ہے جو وہ باتیں کر رہا ہے، ٹکر لے رہا ہے محمدؐ رسول اللہ کے غلام سے۔ آپؑ نے فرمایا "اے مظفر تجھ پر سلام" یہ مجھے الہام ہوا ہے۔ وہ کہتا ہے "اے منکر و مکار تجھ پر آلام"۔ یہ اس کے مصنوعی خدا نے اس کو یہ الہام کیا جواباً۔

"خدا نے کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں وہ موت کے پنجے سے نجات پاویں"۔ کہتا ہے "خدا کہتا ہے کہ میں جلد مصنوعی کو فی النار کروں گا اور قبر سے نکال کر جہنم میں ڈالوں گا"۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام

سب کچھ تیری عطا ہے　گھر سے تو کچھ نہ لائے

با اعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۶۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main

Direkt vor dem, Intercity Hotel

Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190

Tel.(069) 23 4563 MOBILE: 0172 946 9294

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا، وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے ہوگا"۔ اس پر لیکھرام کی ہرزہ سرائی یہ ہے کہ "خدا نے یہ فقرہ سن کر مسکرا کر فرمایا کہ تو اس فریب کو سمجھا۔ عرض کیا کہ میں تو دو کوس کے فاصلے پر رہتا ہوں مجھے کیا معلوم کہ کیا واقعی لڑکا ہوگا"۔ اس طرز پر اس نے ہر بات کی تضحیک کی، ہر بات کو تمسخر اور بدزبانی کی چٹکیوں میں اڑانے کی کوشش کی۔ آپؑ نے فرمایا "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا"۔ کہتا ہے "خدا نے بتایا وہ نہایت غبی اور کودن ہوگا۔ "وہ دل کا حلیم ہوگا" کہتا ہے "خدا کہتا ہے وہ نہایت غلیظ القلب ہوگا"۔ فرمایا "علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا"۔ لیکھرام کے تصور کے خدا نے اس کو یہ بتایا کہ "وہ علوم صوری و معنوی سے قطعی طور پر محروم کیا جائے گا"۔

غرضیکہ اس بکواس میں بڑھتے بڑھتے آخر اس نے یہ پیش گوئی کی کہ آپ کہتے ہیں چھ سال میں میں ہلاک ہو جاؤں گا، میری یہ پیشگوئی ہے جو مجھے خدا نے بتائی ہے کہ تین سال میں تیرا اور تیری ذریت کا نشان قادیان سے مٹا دیا جائے گا۔ لوگ پوچھیں گے تو قادیان والوں کو خبر نہیں ہوگی کہ کون یہاں آیا تھا اور کون چلا گیا۔ پس اس رنگ میں یہ پیش گوئی اپنے آخری منطقی نقطہ عروج کو پہنچی۔ اس سے سمجھ آتی ہے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے چھ سال کی مدت کا انذار فرمایا کیونکہ عین تین سال تک اپنی آنکھوں سے حضرت مصلح موعود کو پلتا، پھولتا پھلتا ہوا دیکھنا اس کے مقدر میں لکھ دیا گیا تھا کہ وہ دیکھ لے اپنی آنکھوں سے کہ وہ جو کہتا تھا یہاں تک اس نے کہا کہ جو پیدا ہوگا وہ کوئی لوتھڑا سا ہوگا اور وہ بھی چند دنوں کے اندر مر جائے گا اور فنا ہو جائے گا۔

تو یہ ساری باتیں لکھنے کے بعد جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چھ سال کی ہلاکت کی پیش گوئی فرمائی ہے تو ان معنوں میں بالکل برمحل تھی کہ ۱۸۹۳ء میں حضرت مصلح موعود چار سال کے ہو چکے تھے اور ۱۸۹۷ء میں آپ آٹھ سال کے ہو چکے تھے اور اس چار سال کے عرصے میں یا ساڑھے تین سال کے ہو گئے ہوں گے مزید۔ تو سات آٹھ سال کے درمیان کا بچہ کھیلتا دوڑتا پھرتا ہوا اس نے اس قادیان میں دیکھا اور سنا جس کے متعلق وہ کہتا تھا کہ تین سال کے اندر اندر تیرا اور تیری ذریت کا نام و نشان مٹا دیا جائے گا۔ اور پھر جب وہ پیش گوئی پوری ہوئی ہے تو اس کی تفصیل یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں آپ سب لوگ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ عین عید کے ساتھ متصل دن کو ایک ایسا لڑکا جس کو خود اس نے اپنے گھر میں پناہ دی تھی اور وہ مسلمانوں میں سے آریہ بن کر اس کے گھر میں رہا اس کی چھری سے وہ اسی طرح ہلاک کیا گیا جیسا کہ آپؑ نے رویا میں دیکھا تھا۔ اور اس کے مونہہ سے اسی طرح بچھڑے کی سی آواز نکلی جو ہسپتال کے ڈاکٹروں نے ریکارڈ کی کہ اس طرح اس کے مونہہ سے آوازیں نکل رہی تھیں۔ اور اس لڑکے کا نام و نشان نہیں ملا کہ وہ کہاں غائب ہو گیا۔ تین منزلہ مکان کی چھت پر سے وہ چھلانگ لگا کر تو پرلی طرف جا نہیں سکتا تھا۔ جب اس کے خنجر گھونپنے پر اس کی چیخ نکلی ہے تو بیوی دوڑی اور اس نے شور مچا دیا۔ نیچے سارا بازار آریوں کا بازار تھا اور وہ سارا بازار منتظر تھا کہ دیکھیں کیا ہوا ہے۔ کچھ دوڑے فوراً سیڑھیوں کے اوپر چڑھ کے دیکھنے کے لئے کون ہے، کس نے ظلم کیا مگر اس کا کوئی نشان نہیں تھا نہ دیوار کے پرلی طرف نہ دیوار کے اس طرف۔ یہ جب نشان پورا ہوا ہے تو عجیب ایک اور نشان اس کے ساتھ اس طرح ظاہر ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اتنے بغض و عناد کے باوجود کسی آریہ کو پرچہ لکھوانے کی بھی توفیق نہیں ملی کہ یہ اس کا کارنامہ ہے یا اس کی سازش کے نتیجے میں ایسا ہوا ہے۔ بعض لوگوں نے لکھا کہ یہ تو ضرور مرزا صاحب نے آدمی بھیجا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے مدلل جواب دیئے۔ فرمایا کہ اگر میں نے آدمی بھیجا ہوتا تو وہ غائب کہاں ہو گیا اس کو پکڑتے دکھاتے کہاں ہے وہ۔ کچھ تو پیش کرتے وہ کون شخص ہے۔ اس کا نام و نشان مٹ جائے دنیا سے اچانک، یعنی وجود کے طور پر وہ نظر ہی نہ پھر آئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیکن اس بغض و عناد کے باوجود کسی کو پرچہ لکھوانے کی توفیق ہی نہیں ملی۔

اور جنہوں نے اظہار کیا اس شک کا ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ آپؑ نے فرمایا یہ کہتے ہیں کہ میری سازش سے ایسا ہوا ہے تو میری طرف سے اعلان ہے کہ ان آریوں میں سے ایک بھی اگر ایسا شخص ہو جو خدا کی قسم کھا کر یہ کہے کہ مرزا صاحب کی سازش سے ایسا ہوا ہے وہ آدمی ان کا ہی بھیجا ہوا تھا، اور ایک سال کے اندر اندر وہ خود عبرت کا نشان بن کر ہلاک نہ ہو تو مجھ سے وہی سلوک کیا جائے جو قاتل سے سلوک کیا جاتا ہے۔ اب اتنے بڑے ہندوستان میں اتنی طاقتور ہندوؤں کی ایک شاخ جو آریہ سماج تھی، مقابل پر ایک آدمی کا بھی آگے نہ آنا یہ ایک مزید ہیبت کا نشان ہے جو اس قوم کے اوپر طاری ہو گئی تھی۔

پس ہمارا خدا وہی ہے جس نے پہلے فرعون کو ہلاک کیا اور دوسرے فرعون کو بھی ہلاک کیا۔ ہمارا خدا وہی ہے جو ہر لیکھرام سے نپٹنا جانتا ہے جس کے قہر کی چھری سے کسی لیکھرام کا اندرونہ بچ نہیں سکتا۔ پس میں آپ سب کو ان دعاؤں کی طرف متوجہ کرتا ہوں اور وہ اشتہار جو میری طرف سے، عالمگیر جماعت کی طرف سے ساری دنیا کے معاندین اور مکفرین اور مکذبین کو دیا گیا تھا، یہ مباہلہ کا کھلا کھلا چیلنج ہے۔ یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ اس میں ہر الزام کے جواب میں جو انہوں نے احمدیت پر لگایا میں نے کہا کہ ہم کہتے ہیں " لعنة اللّٰہ علی الکاذبین" تم بھی خدا کے نام پر قسم کھا کر یہ اعلان کرو کہ ہم سچے ہیں یہی احمدی ہیں، یہی ان کا عقیدہ ہے تو پھر دیکھو خدا تعالیٰ تم سے کیا سلوک کرتا ہے اور ہم سے کیا سلوک کرتا ہے۔

آج تقریباً دس سال ہو گئے ہیں ۱۹۸۸ء میں یہ اعلان کیا گیا تھا اور ۱۹۹۷ء آگیا ہے۔ آج تو دسواں سال لگ چکا ہے غالباً اس لحاظ سے یا بہرحال دسویں سال کا آغاز ہونے والا ہے۔ یہ اعلان ہے جسے آج کے FRIDAY THE 10TH پہ میں پھر دہرا دیتا ہوں، یہ میرے ہاتھ میں ہے۔ مولویوں کو خوب پہنچایا گیا ہے یہ۔ اب جو الزام انہوں نے شائع کئے ہیں وہ اللہ کی قسم کھا کر یہ اعلان کردیں سارے ملک میں کہ ہم مباہلہ تو نہیں کرتے لیکن لعنت ڈالتے ہیں کہ اگر ہم جھوٹے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر لعنت ڈالے اور ہمیں برباد اور رسوا کردے۔ اگر مولویوں میں ہمت ہے تو اس چیلنج کو قبول کریں۔ پھر دیکھیں خدا ان سے کیا حشر کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ان کو یہ جہالت کی ہمت نصیب ہو جائے کہ جب وہ کثرت سے جھوٹ بول رہے ہیں تو یہ جھوٹ بھی بولیں۔ اب اور خدا کی لعنت کو چیلنج کر کے پھر ان باتوں کا اعلان کریں۔ تو میں یقین دلاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی رسوائی کو ظاہر و باہر کر دے گا اور حیرت انگیز عبرت کے نشان ایک نہیں بلکہ بارہا اور کئی دکھائے گا۔ تو آپ دعائیں کریں، میں بھی دعائیں کرتا ہوں اور ان کا بھی جو زور چلتا ہے وہ لگالیں۔ دعائیں کریں جو مرضی کریں مگر جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم دعائیں بھی کرو، سجدوں میں بھی اپنے سر رگڑو تو تمہاری پیشانیاں رگڑی جائیں گی، تمہاری آنکھوں کے حلقے گل جائیں گے روتے روتے، تمہیں مخبوط الحواسی کے دورے پڑنے لگیں گے مگر خدا کی قسم میں جیتوں گا اور خدا میری تائید فرمائے گا اور تمہاری تائید میں کوئی نشان ظاہر نہیں کرے گا۔ یہ خلاصہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کا۔ پس اسی کے ساتھ میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ آئیے اب ہم رمضان کی تیاری کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اس رمضان کی ہر طرح کی برکتیں عطا فرمائے۔ منفی نشانات ان لوگوں کے خلاف ظاہر ہوں اور مثبت نشانات جماعت احمدیہ کے حق میں ظاہر ہوں۔

ضروری تصحیح

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲ جون ۱۹۹۶ء کو ہالینڈ کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو خطاب فرمایا تھا وہ دو اقساط میں شائع کیا گیا ہے۔ اس کی دوسری قسط میں الفضل انٹرنیشنل ۱۴ فروری ۹۷ء کے شمارہ میں صفحہ نمبر ۱۲ کے تیسرے کالم کی نیچے سے سطر نمبر ۱۱ میں اور اسی طرح اسی پیرا کی آخری دو سطور میں ایک لفظ عیبی/عیبیوں لکھا گیا ہے۔ اصل میں یہ لفظ "اَحَدِی" ہے جس کے معنے کاہل اور سست کے ہیں۔

یہ سطور دوبارہ شائع کی جا رہی ہیں۔ قارئین کرام یہ درستی نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

"...... اس نے کہا عجیب تم گدھے انسان ہو اَحَدِی، ہاتھ پاؤں ٹوٹے ہوئے، اپنے کان کے پاس سے اٹھا کے مونہہ میں نہیں ڈال سکتے مجھ گھڑ سوار کو چلتے کو روکا ہے اور گھوڑے سے اتر کے میں اب آیا ہوں تو کہتے ہو یہ بیر اٹھا کے میرے مونہہ میں ڈال دو۔ جو ساتھ اَحَدِی لیٹا ہوا تھا اس نے یہ بات سن کے گھڑسوار سے کہا کہ بھائی اس کو معاف کریں اس کا قصور کوئی نہیں، یہ ہے ہی ایسا بدبخت، ساری رات کتا میرا مونہہ چاٹتا رہا ہے اس کم بخت نے ہش تک نہیں کہا۔ بڑا بدنصیب آدمی ہے نکما ہش نہیں ہوا اس نے ہاتھ کہاں ہلانا ہے آخر تو۔ وہی حال اَحَدِیوں کا ہو جایا کرتا ہے تو خدا کے لئے اَحَدِی تو نہ بنیں۔"

تقریب آمین

مکرم ظفر محمود سید صاحب اور مکرمہ رضیہ سانی سید صاحبہ کی بیٹی عزیزہ سارہ کاشفہ سید نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساڑھے چار سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ ہفتہ ۱۵ فروری ۱۹۹۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں بعد از نماز عصر عزیزہ سارہ کاشفہ سے قرآن کریم کی آخری تین سورتیں سنیں۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا سے تقریب کا اختتام فرمایا۔

CHEAP CALLS

ساری دنیا میں بے حد سستے داموں پر ٹیلیفون کریں

اپنے گھر میں مفت ٹیلیفون کی Colt Service لگائیں

یہ سروس ہر لحاظ سے مفت ہے۔

بی۔ٹی، مرکری، AT & T 'Energis' اور ACC کی کمپنیوں سے سستی ہے۔ آپ UK کی لوکل کالز کے علاوہ نیشنل کالز بھی بہت سستی پائیں گے۔

BT کی موجودہ لائن پر بغیر کسی تبدیلی کے یہ سروس مہیا ہوتی ہے۔

"مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبرز پر رابطہ کریں"

BOND TRADING (G. B.) LTD.
0181-871 3806, 0181-947 7511
01634-580670, FAX: 0181-871 3807
MOBILE: 0956-198662

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

ایم۔ ٹی۔ اے۔ ۹۷ء

چند سال قبل تک ہم سوچا کرتے تھے کہ اگر دنیا کی آبادی Zero Growth کا ہدف بھی حاصل کر لے تو بھی اس کی تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ہمیں یقین تو تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ "لیظہرہ علی الدین کلہ" بہر صورت پورا ہو کر رہے گا کیونکہ ۔

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

لیکن اپنے حجم اور بالخصوص نوعیت کے اعتبار سے انسانی طاقتوں سے یہ کام بہرحال بالاتر تھا۔ تین سال قبل اس کی ابتدائی شکل نظر آئی تو کچھ حوصلہ تو ہوا لیکن عقل اپنی ضربوں تقسیموں میں مشغول رہی۔ عقل ابھی دہائیوں کی بجائے صدیوں میں معاملہ کرنے پر مصر تھی کہ یکایک ۸ گھنٹے کا ایم۔ ٹی۔ اے۔ آٹھ آٹھ گھنٹوں کے تین MTAs میں تقسیم ہو گیا۔ اور ضرور ہے کہ ایم ٹی اے مرکزیہ کا ذیلی ایم ٹی اے شمالی امریکہ بھی اب تک تین Baby MTAs میں تقسیم ہو چکا ہو گا اور اسی طرح پر مستقبل کے ذیلی ایم ٹی اے بھی تقسیم در تقسیم ہوتے چلے جائیں گے حتی کہ "رب المشارق و رب المغارب" کی تفسیر کھلتی چلی جائے گی۔ بعید نہیں کہ مستقبل قریب میں ایم ٹی اے کے ذیلی Boosters اور Repeaters کا ایک جال دنیا کو اپنے گھیرنے میں لے لے۔ کیونکہ مقامی یا علاقائی MTAs کا قیام اب مقامی اور علاقائی جماعت ہائے احمدیہ کے دائرہ استطاعت میں آتا جا رہا ہے۔ اور اس سے بڑھ کر خلافت احمدیہ کی رہنمائی بھی انہیں حاصل ہو تو "نور علیٰ نور" کا سماں بندھتا دکھائی دیتا ہے۔

عقل اندھی ہے اگر نیر الہام نہ ہو

اگر یہ عقلوں ہی کا کاروبار ہوتا اور عقلوں کے وار بیکار نہ ہوتے تو یہ کام اس ننھی سی جماعت کے ہاتھوں نہ ہوتا بلکہ تیل کے سمندروں میں تیرنے والے اور سونے کے پہاڑوں پر بیٹھے لوگ یہ کام کب سے کر چکے ہوتے۔

اے جنوں کچھ کام کر بے کار ہیں عقلوں کے وار

جنوں کا یہ حال ہے کہ اگر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں جنونی ایک ہی لگن میں مگن ہیں کہ انہوں نے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنائے بغیر دم نہیں لینا۔ جگ بیتی تو آپ کے سامنے ہے، گھر بیتی بتاتا ہوں۔ ہماری بیگم صاحبہ گھر بھی چلا رہی ہیں، ایک عدد لڑکیوں کا ہائی سکول بھی اور ساتھ ہی بطور سیکرٹری اشاعت ایم۔ ٹی۔ اے۔ کا کل وقتی کام بھی کر رہی ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے؟ میری سمجھ سے ابھی تک بالاتر ہے۔ لیکن جانتا ہوں کہ کر رہی ہیں۔ نہ جانے دنیا بھر میں کتنے مرد و خواتین، اطفال و ناصرات اور خدام و انصار اس جنون میں مبتلا ہیں۔ گھر بار، عزیز و اقارب اور مسائل و وسائل سے بے نیاز ہو کر نا تجربہ کاری کے باوصف، اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ نہ منزل کی دوری کا خیال ہے، نہ تھکن کا احساس۔ نہ کسی اجر کی خاطر، نہ کسی صلہ کی خواہش میں۔ مادیت کے سمندر کے بیچوں بیچ ایک غیر ارادی جزیرہ ہے۔ مادیت کی مجال نہیں کہ وہ اس کے ساحلوں سے بھی ٹکرا سکے۔

اسلام، یہودیت اور عیسائیت تینوں مذاہب نزول ابن مریم کے منتظر بیٹھے ہیں۔ نہیں جانتے کہ ابن مریم نے تو بائبل کی پیشگوئی کے مطابق چھپ کر آنا تھا، بھیس بدل کر آنا تھا، اسی روح پر نیا جسم پہن کر آنا تھا تا اسی بہانے اسے دور بین حواری میسر آ سکیں جو نئے جسم میں بھی اسے دیکھتے ہی پہچان جائیں اور اس کی "من انصاری الی اللہ" کی پکار کے جواب میں بقائمی عقل و دانش اور علی وجہ البصیرت "نحن انصار اللہ" کہنے کا حوصلہ رکھتے ہوں۔ تا اس کی ابتداء ننھی سی جماعت بڑی بڑی جماعتوں پر بھاری ہو سکے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کئی ایک لحاظ سے ابن مریم ہی ہیں۔ ایک تو مریم رحمہا اللہ تعالیٰ کے فرزند ہونے کے اعتبار سے، دوسرے "مسیحی نفس" مصلح موعودؓ کے جسمانی اور روحانی فرزند ہونے کی وجہ سے، تیسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی اور روحانی فرزندگی میں، چوتھے ہر روز آسمان (Sattelite) پر جانے اور اترنے کی نسبت سے اور سب سے بڑھ کر اپنے مسیحی مشن کے حوالے سے اور پھر "رجل" اور "رجال" کی پیش گوئی کی مطابقت میں۔

ابن مریم مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ جنہوں نے ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۵ء اور ۱۹۹۶ء کی عالمی بیعتوں کا منظر دیکھا ہے انہیں مردے زندہ کرنے کا مفہوم سمجھ آ چکا ہو گا کہ کس طرح مردے زندہ ہونے کی شرح ہر سال دوگنی ہو رہی ہے۔ دو سے چار لاکھ، چار سے آٹھ اور آٹھ سے سولہ لاکھ ...... ہمیں تو اب تعجب نہیں ہو گا اگر یہ تعداد ۱۶ سے ۳۲ اور ۳۲ سے ۶۴ اور ۶۴ سے ۱۲۸ اور ۱۲۸ سے ۲۵۶ اور ۲۵۶ سے ۵۱۲ اور ۵۱۲ سے ۱۰۲۴ لاکھ وغیرہ ہوتی چلی جائے۔ بلکہ اگر ایک .M.T.A کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھائے ہیں توکل کو مقامی اور علاقائی MTAs کے ذریعہ سے ۱۰۰ سے ۵۰۰ لاکھ اور ۵۰۰ سے ۵۰۰۰ لاکھ مردے زندہ ہونا بھی اب عقل سے بعید نہیں رہا۔

کام تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی کرنے ہیں، انسان اور MTAs تو اس نے اس لئے بنا رکھے ہیں کہ انسانی دماغ علل و اسباب کے سہارے انہیں جذب کر سکے۔

ایم۔ ٹی۔ اے۔ ۲۱ویں صدی میں

جس طرح بیسویں صدی کی آخری دہائی شروع ہونے تک ایم ٹی اے طلوع نہیں ہوا تھا اور نہ افق پر اس کے آثار تک نمودار ہوئے تھے۔ اسی طرح پر ہم نہیں کہہ سکتے کہ اکیسویں صدی کا ایم ٹی اے کس شکل و صورت پر ہو گا۔ لیکن کچھ نئی ایجادات اور دریافتیں جن کے متعلق ہم جانتے ہیں کہ وہ "لیظہرہ علی الدین کلہ" کے الٰہی منصوبے کی کڑیوں کے طور پر ظہور میں آ رہی ہیں ۲۱ ویں صدی کا ایک مجمل سا نقشہ پیش کر رہی ہیں۔ ان میں سرفہرست انٹرنیٹ ہے جو اپنی خامیوں اور برائیوں کے باوجود فی ذاتہ ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔ ایک تو یہ اللہ تعالیٰ کے نظام ابلاغ کے قریب تر ہے کہ کس طرح انسان کے ہاتھ پاؤں اور دل و دماغ وغیرہ گواہیاں دیں گے۔ دوسرے اس کا دائرہ کار دنیا کے Elite or Intellectual Clubs کو اپنے قبضے میں لے رہا ہے۔ Web نے دن رات کی تفریق ختم کر دی ہے۔ جسمانی، ذہنی، سماجی، معاشرتی، تہذیبی، قومی، علاقائی، مذہبی اور دیگر فاصلے ختم ہو رہے ہیں۔ ایک دن میں اس قدر کام ہو سکتا ہے جو عمر بھر میں بھی نہیں ہوا کرتا تھا۔ امریکہ، یورپ یا جاپان جانے کی بجائے آپ امریکہ، یورپ اور جاپان کو ایک سیکنڈ میں اپنے گھر بلا سکتے ہیں۔ آپ کے بٹن دبانے سے دنیا بھر کی لائبریریاں آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتی ہیں۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ لاکھوں احمدی اپنی اپنی Web Site قائم کر کے اور انہیں .M.T.A کے ساتھ جوڑ کر ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

دنیائے مذاہب

دس احکام شریعت (Ten Commandments)

ماڈرن سوسائٹی کے حقیقی اخلاقی مسائل کا حل نہیں بتاتے

(ہدایت زمانی ۔ لندن)

سنڈے ٹائمز مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۹۷ء کی اشاعت کے مطابق انگلستان اور ویلز کے اینگلی کن چرچ (Anglican Church) کے ۲۰۰ پادری صاحبان سے جب شریعت موسوی کے دس احکام (Ten Commandments) کے بارہ میں سوال کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کی دو تہائی تعداد کو پورے دس احکام یاد نہیں ہیں۔

سنڈے ٹائمز کے اس سروے کے مطابق صرف ۳۴ فیصد نے پورے دس احکام شریعت سنائے۔ دیگر سوالوں کے جوابات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس تعداد میں شامل دو چرچ کے عہدیداروں (Vicars) نے یہ بیان بھی دیا ہے کہ وہ جنت وغیرہ کے قائل نہیں ہیں جبکہ ۵۰ فیصد سے زائد چرچ لیڈر کسی دوسرے سیارے پر زندگی کے قائل ہیں۔ اور ۳۱ فیصد سے زائد حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش کو نہیں مانتے اور ۲۱ فیصد "شیطان" کے وجود کے قائل نہیں۔ ۱۲ فیصد مسیح کی آمد ثانی سے انکار کرتے ہیں جو عہدنامہ جدید کا ایک مرکزی نقطہ ہے۔ اور ۶ فیصد اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ حضرت عیسیٰ نے معجزات دکھائے تھے جیسے کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ اندھوں کو بصارت عطا کرتے تھے۔

نیز چرچ کی انتظامیہ شادی کے بندھن کے بغیر مرد و عورت کے تعلقات کو جائز نہیں سمجھتی مگر ان پادریوں کی ایک تہائی تعداد اسے گناہ بھی قرار نہیں دیتی۔ اور جب ان سے ہم جنس پرستی کے متعلق سوال کیا گیا تو ایک تہائی کا جواب یہ تھا کہ وہ اسے گناہ قرار نہیں دیتے۔

ان حقائق کے منظر عام پر آنے سے عیسائی دنیا میں غم و غصہ کی لہر پیدا ہو گئی ہے اور انہوں نے عیسائی مذہبی لیڈروں پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ چرچ میں بائبل کی تعلیم دینے کی بجائے اپنے سیاسی ایجنڈے کو فروغ دینے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔

کارنیول (Cornwall) میں ٹرورو (Truro) کیتھیڈرل کے Canon Peter Goodridge نے اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے کہ وہ دس احکام شریعت نہیں سنا سکے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ یہ دس احکام آج کل کی عیسائی دنیا کے لئے اتنے زیادہ اہم بھی نہیں کیونکہ ان میں آج کل کی ماڈرن سوسائٹی کے حقیقی اخلاقی مسائل کا حل موجود نہیں۔ یاد رہے کہ آرچ بشپ آف کنٹربری، جارج کیری (George Carey) نے گزشتہ سال عیسائیوں کو مشورہ دیا تھا کہ وہ عیسائیت کے بنیادی اصولوں کی طرف واپس مڑیں اور یہ بھی کہا تھا کہ ہر عیسائی انفرادی طور پر اور عیسائی گھرانے مجموعی طور پر ان دس احکام شریعت سے راہنمائی حاصل کریں۔

تصحیح

۷ فروری کے شمارہ الفضل انٹرنیشنل میں مبشر ٹریولز کے اشتہار میں پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ فرینکفرٹ ۔ لاہور ۔ اسلام آباد کرایہ ۱۳۰۰ مارک کی بجائے غلطی سے ۹۰۰ مارک طبع ہو گیا ہے۔

قارئین سے درخواست ہے کہ براہ کرم درستی نوٹ فرمالیں۔

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا

(عبدالماجد طاہر)

آپ ایک بیوہ اور عمر رسیدہ عورت تھیں۔ آپ کے والد کا نام زمعہ بن قیس اور والدہ کا نام الشموس بنت قیس تھا اور قبیلہ عامر قریش تھا (۱)۔

پہلی شادی

آپ کی پہلی شادی حضرت سکران بن عمروؓ سے ہوئی (۲)۔ آپ نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ حبشہ میں قیام کے دوران حضرت سکران بن عمرؓ وفات پا گئے اور آپ دیار غیر میں بے یار و مددگار رہ گئیں (۳)۔

دوسری شادی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ گوارا نہ کیا کہ یہ صدمہ خوردہ اور غم رسیدہ بیوہ بغیر کسی انتظام کے دیار غیر میں چھوڑ دی جائے۔ چنانچہ آپ انہیں اپنے عقد میں لے آئے۔ جس سال حضرت خدیجہؓ کی وفات ہوئی۔ اسی سال یعنی ۱۰ نبوی میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد مبارک میں آئیں۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد آپ پہلی عورت تھیں جن سے حضورؐ نے عقد کیا (۴)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا حق مہر چار صد درہم ادا کیا۔ رخصتانہ کے وقت آپ کی عمر تیس سال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچاس سال تھی۔

آنحضرتؐ کی طرف سے شادی کے لئے پیغام

ابو جعفر محمد بن جریر الطبری اپنی کتاب تاریخ طبری میں حضرت سودہؓ بنت زمعہ کی آنحضرتؐ سے عقد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"حضرت خولہ بنت حکیم السلمیہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا "یا رسول اللہ! کانی اراک قد دخلتک خلة لفقد خدیجہ!" کہ خدیجہ کی وفات سے آپ کی زندگی میں بہت بڑا خلا آ گیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے جواب دیا "اجل، کانت ام العیال وربة البیت" کیوں نہیں یقیناً وہ تو بچوں کی ماں تھی اور گھر کی مالکہ تھی (۵)۔

پھر حضرت خولہ بنت حکیمؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شادی کی تجویز پیش کی۔ اس پر آپؐ نے کچھ دیر خاموشی فرمائی پھر فرمایا "من ..... بعد خدیجہ؟" خدیجہ کے بعد کون یہ خلا پر کر سکتا ہے؟

خولہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے فوراً یہ تجویز پیش کی۔ "عائشہ ..... بنت احب الناس الیک!" یعنی عائشہ جو تمام لوگوں میں سے آپ کے محبوب ترین شخص کی بیٹی ہیں۔

خولہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اس موقع پر حضرت سودہ بنت زمعہؓ کا نام بھی پیش کیا۔ یعنی ایک کنواری لڑکی کا نام اور ایک بیوہ کا نام پیش کیا۔

چنانچہ حضورؐ نے اجازت عطا فرمائی کہ ان دونوں گھروں میں حضور کی طرف سے شادی کا پیغام دوں۔ حضرت خولہ پہلے حضرت ابوبکر الصدیقؓ کے گھر پیغام لے کر گئیں۔ (اس کا ذکر حضرت عائشہ کے حالات میں آئے گا) بعد میں آپ پیغام لے کر حضرت سودہ کے گھر گئیں۔ اور جاتے ہی حضرت سودہ سے کہا "ماذا ادخل اللہ علیک من الخیر والبرکة یا سودہ؟"۔ اے سودہ! اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کیا ہی بڑا فضل اور خیر و برکت نازل کی ہے۔ اس پر حضرت سودہ نے جواب دیا کہ وہ بات سمجھی نہیں ہیں۔ کیا معاملہ ہے؟

اس پر حضرت خولہ نے عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری طرف شادی کا پیغام دے کر بھیجا ہے۔ حضرت خولہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت سودہ نے یہ سن کر بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو کیا اور کانپتی ہوئی آواز سے کہا کہ میری خواہش ہے کہ تم میرے باپ کے پاس جاؤ اور اس بات کا ان سے ذکر کرو۔ حضرت خولہؓ نے جب اس بات کا ذکر حضرت سودہ کے باپ سے کیا تو انہوں نے جواباً کہا "کفء کریم فما ذا تقول صاحبته"۔ بہت معزز اور مناسب رشتہ ہے لیکن لڑکی کی کیا رائے ہے۔

پھر حضرت سودہ کے والد زمعہ بن قیس نے حضرت سودہ کو مخاطب ہو کر کہا کہ محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے تمہارے لئے شادی کا پیغام بھیجا ہے۔ ھو کفء کریم اتحبین ان ازوجکه۔ بہت ہی معزز اور مناسب شخص ہے کیا تو پسند کرتی ہے کہ میں تمہاری اس شخص سے شادی کر دوں۔ اس پر حضرت سودہ نے جواب دیا ہاں میں راضی ہوں۔

جب حضرت سودہؓ بنت زمعہ کی حضور کے ساتھ شادی ہوئی تو بعد میں ان کے ایک بھائی عبد بن زمعہ حج سے واپس آیا اور اس نے اس شادی کا سن کر اپنے سر پر خاک ڈالی اور غصے کا اظہار کیا۔ بعد میں جب عبد بن زمعہ نے اسلام قبول کیا تو کہا کہ اس دن میں بڑا بے وقوف تھا جب میں نے اپنی بہن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کی وجہ سے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی (۶)۔

○ ○

حضرت سودہؓ کے ساتھ عقد کی غرض و حکمت

علامہ احمد مصطفیٰ المراغی اپنی تفسیر "المراغی" جلد نمبر ۸ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت سودہؓ سے عقد کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے خاوند حضرت سکران بن عمروؓ سے وفا کا سلوک فرماتے ہوئے آپ کو اپنے عقد میں لیا۔ کیونکہ آپ کے خاوند نے محض اپنے عقیدہ کی حفاظت کی خاطر اپنے اہل خانہ، عزیز و اقارب اور اپنے وطن کو چھوڑا تھا اور پھر اس جلاوطنی میں اپنی بیوی کو بھی شریک کیا تھا اور پھر اس غریب الوطنی کی حالت میں اپنی جان بھی دے دی تھی۔

نیز آپ سے شادی کرنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ آپ کو ان مصائب اور تکالیف سے محفوظ رکھا جائے جو اب حبشہ سے واپسی کی صورت میں آپ کو اپنے خاندان سے پہنچنے والی تھیں کیونکہ آپ نے اپنے خاندان کی رضامندی کے بغیر ہجرت کی تھی (۷)۔

اس عقد کی ایک غرض یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو آپس میں محبت رکھنے اور ایک دوسرے کی ہمدردی اور مدد کرنے کا عملی سبق بھی دینا تھا۔ اس لئے آپؐ نے ایک ایسی عورت کو اپنے عقد میں لیا جو بیوہ تھی، سن رسیدہ تھی، شادی کے تھوڑے عرصہ بعد مباشرت کے ناقابل ہو گئی۔

حضرت سودہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ! آج رات میں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ جب آپ نے رکوع کیا تو مجھے بڑی سخت ٹکر لگی اور مجھے ڈر ہوا کہ میرے ناک سے خون بہہ پڑے گا۔ حضور میری بات سن کر ہنس پڑے۔

حضرت سودہؓ کہا کرتی تھیں کہ "خدا کی قسم! مجھے شادی کی اور خاوند کی کوئی ایسی خواہش اور ضرورت نہیں تھی لیکن اس کے باوجود میں چاہتی تھی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے طور پر اٹھائے۔ یعنی قیامت کے روز میرا اور رسول اللہ کا ساتھ رہے" (۸)۔

○ ○

حضرت سودہؓ اس بات پر بہت خوش تھیں کہ انہیں حضورؐ کے گھر میں جگہ مل جائے اور حضور کی صاحبزادیوں کی خدمت کی توفیق ملے۔ آپ گھر کی دیکھ بھال کرتی تھیں۔ جب حضرت عائشہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائیں تو حضرت سودہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے گھر میں عائشہ کے لئے جگہ چھوڑ دی یعنی انہیں گھر کی مالکہ کے طور پر جگہ دی اور نئی دلہن کو خوشی پہنچانے کی بھرپور کوشش کی تاکہ اسے آرام رہے۔

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سودہؓ کو یہ خدشہ ہوا کہ شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے طلاق دے دیں گے تو آپ نے عرض کیا آپ مجھے طلاق نہ دیں مجھے اپنے پاس ہی رکھیں۔

حضرت سودہ چونکہ عمر رسیدہ تھیں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں چاہتی ہوں کہ اپنی باری عائشہ کو دے دوں۔ حضرت عائشہؓ آپ کی اس نیکی کو بہت یاد کرتی تھیں اور اس نیکی کی وجہ سے آپ کو ترجیح دیتی تھیں (۹)۔

وفات

آپ نے ۵۴ ہجری عہد خلافت ثانیہ کے آخری سالوں میں وفات پائی (۱۰)

(۱۰، ۸، ۴، ۲، ۱): الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی الجزء الرابع صـ ۳۰۰ دارالکتب العربی بیروت لبنان۔

(۳): تفسیر المراغی، احمد مصطفیٰ المراغی، الجزء الثامن صـ ۴۹ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۵): الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی الجزء الرابع صـ ۲۷۴۔ دارالکتاب العربی بیروت۔

(۶): الاسد الغابہ فی معرفة الصحابہ ابن کثیر المجلد الخامس صـ ۵۰۲۔

(۷): تفسیر المراغی احمد مصطفیٰ المراغی المجلد الثامن صـ ۴۹ دار احیاء التراث العربی بیروت۔

(۹): الاستیعاب فی اسماء الاصحاب للقرطبی المالکی۔ الجزء الرابع دارالکتاب العربی بیروت۔

حقیقت بے نقاب آئے گی آخر

ہوائے انقلاب آئے گی آخر
دلیلِ لاجواب آئے گی آخر
اگر گردوں سے روگرداں رہی تو
زمیں زیرِ عتاب آئے گی آخر
دروغِ مصلحت آمیز کب تک
حقیقت بے نقاب آئے گی آخر
گدائے رہ! صدائے چند روزہ
عطائے بے حساب آئے گی آخر
اٹھے گا ایک دن آنکھوں سے پردہ
رہ و رسمِ حجاب آئے گی آخر
ہر آئینِ جہاں ناکام ہوگا
صدائے "الکتاب" آئے گی آخر

(عبدالمنان ناہید)

بقیہ :۔ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ

عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے
چنانچہ روزنامہ "خبریں" لاہور اپنی ۲۸ فروری ۹۶ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:
"جنوبی افریقہ۔ سپریم کورٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا۔
کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں نے خود کو مسلمان تسلیم کرانے کی کوشش کی اور ہائیکورٹ میں درخواست دائر کر دی۔
ہائیکورٹ نے قادیانیوں کو مسلم قرار دیا تو مسلمانوں نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا جس نے فیصلہ مسترد کر دیا۔
اسلام آباد (کے پی آئی) جنوبی افریقہ کی سب سے بڑی عدالت کے فل بنچ نے قادیانیوں کو مسلمان تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف تاریخی فیصلہ دے دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں مقیم قلیل تعداد میں قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان تسلیم کرانے اور وہاں کی مساجد میں زبردستی داخل ہونے اور مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرنے کی کوشش کی جس پر کیپ ٹاؤن کی تمام مساجد کے آئمہ اور علماء پر مشتمل مسلم جوڈیشل کونسل نے قادیانیوں (احمدیوں) کے غیر مسلم ہونے کا اعلان کر دیا۔ چنانچہ حال ہی میں قادیانیوں نے اس کے خلاف کیپ ٹاؤن کی عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کر دیا جس میں بنیادی حقوق کا سہارا لے کر مطالبہ کیا گیا کہ عدالت ان کو مساجد میں داخلہ، مدارس سے استفادہ اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کے حقوق دلائے جس پر کیپ ٹاؤن کی عدالت عالیہ نے فیصلہ صادر کر دیا کہ قادیانی (احمدی۔ لاہوری) چونکہ مسلمان ہیں لہٰذا ان کے مسلم حقوق بحال کئے جائیں۔ مسلمانوں نے عدالت کے اس فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے اس کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل دائر کر دی۔ یہ مقدمہ عدالت عظمیٰ کے پانچ ججوں پر مشتمل فل بنچ کے سامنے پیش ہوا اور اس کی طویل سماعت کے بعد عدالت عالیہ کی طرف سے قادیانیوں کو مسلم قرار دینے کے فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ کسی کمیونٹی کے مذہبی عقائد کے بارے میں فیصلہ خود کمیونٹی کے علماء اور ماہرین عقائد ہی کر سکتے ہیں جو اس عقیدہ کے محافظ اور امین ہیں۔ سیکولر یا دنیاوی عدالت کے لئے غیر موزوں ہے کہ وہ فیصلہ صادر کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون مرتد ہے۔ کسی فرد کو مذہب کے دائرہ سے خارج کرنے کا حق بھی علماء کو حاصل ہے۔"
(روزنامہ "خبریں" ۲۸ فروری ۹۶ء)

اور روزنامہ "پاکستان" لاہور کی ۲۹ فروری ۹۶ء کی اشاعت میں مولوی منظور چنیوٹی یوں بیان بازی کرتا ہے:
"جنوبی افریقہ میں عدالتی فیصلے کے بعد قادیانی ہٹ دھرمی چھوڑ کر اسلام قبول کرلیں۔
قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے کی خوشی میں کل یوم فتح مبین منایا جائے گا۔ مولانا چنیوٹی۔
انٹرنیشنل ختم نبوت کے سکرٹری جنرل مولانا منظور احمد چنیوٹی نے ادارہ دعوت و ارشاد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کے سپریم کورٹ کے فل بنچ ججز کے اس فیصلہ کو سراہا ہے جس میں انہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے مسلم جوڈیشل کونسل کے چیئرمین شیخ ناظم احمد اور کونسل کے دیگر مسلم وکلاء اسماعیل محمد اٹارنی احمد چوہان اور دیگر مسلمانوں کو اس عظیم کامیابی پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فیصلہ اس لئے مزید تاریخی حیثیت رکھتا ہے کہ فیصلہ غیر مسلم حکومت کے غیر مسلم ججوں نے کیا ہے اور انہوں نے اسلام کے متفقہ فیصلہ، پاکستان کی قومی اسمبلی، پاکستان کی تمام اعلیٰ عدالتوں کے فیصلہ کی توثیق کرکے قادیانی تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے۔ انہوں نے کہا جہاں یہ فیصلہ مسلمانوں کی عظیم کامیابی ہے وہاں قادیانیوں کو بھی غور و فکر کی دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کو چھوڑ کر اسلام قبول کرلیں۔ مولانا نے کہا کہ اس خوشی میں یکم مارچ کو جمعہ کے روز پورے ملک میں یوم فتح مبین کے طور پر منانے کا اعلان کیا۔ چنیوٹ اور ربوہ میں مٹھائی حلوہ تقسیم کیا جائے گا۔"

آیئے ان خبروں کا تجزیہ کرکے دیکھیں کہ ان میں کتنے فیصد سچائی ہے اور کتنے فیصد جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۱

"سپریم کورٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا" (جلی سرخی)

حقیقت یہ ہے کہ خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ سے وابستہ جماعت احمدیہ نے
(ا) نہ ہی بحیثیت مدعی جنوبی افریقہ کی کسی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا،
(ب) نہ ہی بحیثیت مدعا علیہ کسی ایسے مقدمہ میں ملوث ہوئی۔
(ج) نہ ہی بطور گواہ وہ کسی ایسے مقدمہ میں شریک ہوئی۔

اس لئے جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ قادیانیوں کے بارہ میں کوئی فیصلہ کیسے کر سکتی ہے۔ ایسا کہنا جماعت احمدیہ پر افترائے عظیم ہے۔

جھوٹ نمبر ۲

"کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں نے خود کو مسلم تسلیم کرانے کی کوشش کی۔"

جماعت احمدیہ مسلمہ کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا سرٹیفیکیٹ ہی کافی ہے۔ وہ کسی عدالت یا حکومت سے اپنی مسلمانی کا سرٹیفیکیٹ لینا پسند نہیں کرتی۔

جھوٹ نمبر ۳

"قادیانیوں نے مساجد میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کی۔"

یہ بھی جماعت احمدیہ پر افتراء ہے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ دنیا بھر میں مساجد بناتی ہے، انہیں اللہ کا گھر قرار دیتی ہے اور کسی شخص کو جو وہاں خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہے، ہرگز نہیں روکتی۔ اس لئے یہ کہنا کہ اس نے دوسروں کی مساجد میں زبردستی گھسنے کی کوشش کی، بالکل جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۴

"مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں کو دفن کرانے کی کوشش کی۔"

سچ تو یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جو خلافت حقہ سے وابستہ ہے اس نے تو تدفین کا حق یا مسجد میں داخلے کا حق یا اسی قسم کے دوسرے حقوق کا مطالبہ ہی نہیں کیا۔

جھوٹ نمبر ۵

"قادیانیوں نے ہائی کورٹ میں درخواست دائر کردی۔"

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ جس کا تعلق قادیان سے ہے اور خلافت سے وابستہ ہے، اس نے شروع ہی سے لاہوری احمدیوں کی اس مہم جوئی سے علیحدگی اختیار کرلی تھی چنانچہ "کیپ ٹائمز" مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۸۶ء میں وضاحتی اعلان کرایا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ جس کا تعلق قادیان سے ہے ان مقدمات کا کوئی تعلق نہیں۔

جھوٹ نمبر ۶

"کیپ ٹاؤن کی عدالت نے فیصلہ صادر کر دیا کہ قادیانی مسلمان ہیں۔"

قارئین کرام آپ عدالت کا فیصلہ ملاحظہ فرما چکے ہیں اس میں مستغیث اسماعیل پیک تھا جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتا تھا اس کا جماعت احمدیہ جس کا تعلق خلافت حقہ سے ہے اور جسے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کی نسبت سے قادیانی جماعت بھی کہا جاتا ہے، ہرگز کوئی تعلق نہ تھا اور فیصلہ یہ ہوا تھا کہ اسماعیل پیک کو عدالت نے مسلم قرار دیا اور اس طرح ان تمام حقوق کا حقدار قرار دیا جو دیگر مسلمانوں کے ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم جوڈیشل کونسل کو ایسا لٹریچر شائع کرنے یا بانٹنے یا کسی اور طریق سے ممبران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام (لاہور) ساؤتھ افریقہ کے خلاف جھوٹا، مضر، بغض و عناد سے بھرے ہوئے اور توہین آمیز لٹریچر کی اشاعت سے منع کردیا۔ اسی طرح مسلم جوڈیشل کونسل کو اس بات سے بھی منع کیا کہ وہ اراکین انجمن احمدیہ اشاعت اسلام کو کافر، مرتد قرار دیں یا یہ کہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار نہیں دیتے اس لئے کافر ہیں وغیرہ۔ فیصلے میں کسی جگہ بھی قادیانی احمدی مسلمانوں کا ذکر نہیں ہے۔

جھوٹ نمبر ۷

"مسلمانوں نے عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف عدالت عظمیٰ میں اپیل کی۔"

حقیقت یہ ہے کہ مسلم جوڈیشل کونسل یا کسی مولوی نے عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف اپیل نہیں کی اس لئے ۱۹۸۵ء میں ہونے والے اسماعیل پیک کے کیس کا فیصلہ کہ لاہوری احمدی مسلمان ہیں اپنی جگہ برقرار ہے۔

جھوٹ نمبر ۸

"عدالت عظمیٰ کے پانچ ججوں پر مشتمل فل بنچ نے طویل سماعت کے بعد عدالت عالیہ کی طرف سے قادیانیوں کو مسلم قرار دینے کے فیصلہ کو مسترد کر دیا۔"

یہ بھی سراسر ایک جھوٹ ہے۔ عدالت کے سامنے یہ مسئلہ تھا ہی نہیں کہ جماعت احمدیہ جس کا تعلق قادیان سے ہے وہ مسلمان ہیں کہ نہیں۔ اور کوئی فیصلہ اسے مسلمان قرار دینے کا ماتحت عدالت نے کیا ہی نہیں تھا۔ پھر کیسے کہا جا سکتا ہے کہ عدالت عظمیٰ نے وہ فیصلہ مسترد کر دیا۔ یہ تو ایک جھوٹ کو بنیاد بنا کر اس پر دوسرا جھوٹ دوسرا جھوٹ گھڑا گیا ہے۔ درحقیقت اسماعیل پیک کے مقدمہ کے فیصلہ کے بعد ساؤتھ افریقہ کے ایک سنی مولوی شیخ عباس جسیم جو احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہے اور کسی زمانہ میں خود بھی مسلم جوڈیشل کونسل میں شامل رہ چکا ہے، اس نے ایک دوسرے سنی مولوی شیخ ناظم محمد اور مسلم جوڈیشل کونسل کے خلاف ہتک عزت کا دعویٰ دائر کیا اور کہا کہ شیخ ناظم محمد نے اسے "احمدی یا احمدیوں کا حمایتی" کہہ کر اس کی توہین کی ہے۔ اس مقدمہ کا فیصلہ ۱۹۹۰ء میں شیخ جسیم کے حق میں ہوا اور عدالت نے شیخ ناظم محمد اور مسلم جوڈیشل کونسل کو ہرجانہ ادا کرنے کا حکم دیا۔ عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف مسلم جوڈیشل کونسل اور شیخ ناظم محمد چیئرمین مسلم جوڈیشل کونسل نے اپیل کی جس کا فیصلہ ستمبر ۱۹۹۵ء میں ہوا۔

اپیل کورٹ کے فیصلے کے مطابق شیخ ناظم محمد کی اپیل نامنظور ہوگئی اور نچلی عدالت کا فیصلہ بحال رکھا گیا۔ البتہ مسلم جوڈیشل کونسل کی اپیل کامیاب قرار دے دی گئی اور مسلم جوڈیشل کونسل کے اس دعوے کو کہ اس نے شیخ ناظم محمد کو یہ توہین آمیز الفاظ کہنے کا اختیار دیا تھا، رد کر دیا گیا۔

چنانچہ اس فیصلہ کی رو سے یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ ایک ایسے سنی کو جو لاہوری احمدیوں کو مسلمان سمجھتا ہے کافر و مرتد قرار نہیں دیا جا سکتا مگر یہ کہنا کہ عدالت عالیہ نے قادیانیوں کو مسلم قرار دینے کا فیصلہ مسترد کر دیا، کسی صاحب ہوش کو زیب نہیں دیتا۔

کے پی آئی ایجنسی

یہ امر بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ پاکستانی پریس میں شائع ہونے والی ہر خبر ایک ہی خبر رساں ایجنسی کی معرفت شائع ہوئی ہے اور وہ کے پی آئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جھوٹ پر مبنی خبروں کی چیمپئن ایجنسی ہے۔

مولوی منظور احمد چنیوٹی

جہاں تک مولوی منظور چنیوٹی اور اسی قماش

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 1NG

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

کے دوسرے ملاؤں کا تعلق ہے ان کا تو گزارہ ہی جھوٹ پر ہے چنانچہ جن دنوں پیک کیس کا فیصلہ ہوا ان کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا۔

"مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلم قرار دینے کے بارے میں جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ کے غیر مسلم جج کے حالیہ فیصلہ کی کوئی دینی یا اخلاقی حیثیت نہیں ہے .... ایک غیر مسلم عدالت کی طرف سے انہیں مسلمان قرار دینے پر اصرار صریحاً جانبداری اور مسلمانوں کے دینی امور میں بےجا مداخلت ہے" (جنگ لندن ۴ دسمبر ۱۹۸۵ء)

اول تو اس خبر میں بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملاں نے کذب بیانی سے کام لیا ہے کہ ساؤتھ افریقہ کی سپریم کورٹ نے قادیانیوں کو مسلم قرار دیا ہے مگر اب منظور چنیوٹی نے عدالت کی طرف ایک فرضی فیصلہ منسوب کرکے کہ "عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے"، غیر مسلم ججوں کے فیصلہ کو سراہ رہا ہے، اسے عظیم تاریخی فیصلہ قرار دے رہا ہے۔ فتح مبین قرار دے رہا ہے اور حلوہ اور مٹھائی بانٹنے کے اعلان کر رہا ہے۔

کیا خوب بات ہے فیصلہ ان ملاؤں کے خلاف ہو تو غیر مسلم جج دشمن قرار پاتے ہیں، ان کے پاس مقدمہ لے جانے کو طاغوت کے پاس فیصلہ کے لئے جانا قرار دیتے ہیں، ان کے خلاف تحریکات چلانے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ فیصلہ ملاؤں کے حق میں ہو تو وہی غیر مسلم جج مومن بن جاتے ہیں اور انہیں مبارکبادیں دی جاتی ہیں۔

ایسے ملاؤں کے حق میں اس سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم پر رحم فرمائے جس کے ساتھ یہ ملاں جونکوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں اور اس کا خون نچوڑے جا رہے ہیں۔

مسئلہ کفر و ارتداد پر

عدالت کی رائے

شیخ عباس جسیم کے ہتک عزت کے مقدمہ کے فیصلہ میں صفحہ ۱۳۲ پر عدالت یوں رقمطراز ہے :

"For the purpose of the defamation action it is not necessary for this court to pretend to determine finally whether Ahmadis are Muslims or not, an exercise in comparative futility where the MJC and Nazim have already intimated that they regard this court's ruling on that score as irrelevant, and where the next legal tussle is already in the pipeline. I can no more compel belief that Ahmadis are Muslims than the Pakistani shariat court's ruling can compel belief that they are not."
(Judgement delivered on February 23, 1990, p.132)

ترجمہ : ہتک عزت کے ایکشن کے تعلق میں اس عدالت کے لئے ضروری نہیں کہ وہ حرف آخر کے طور پر فیصلہ کرنے کا تاثر دے کہ احمدی مسلمان ہیں یا نہیں۔ کیونکہ یہ دیگر لحاظ سے بھی ایک فضول مشق ہوگی اس لئے بھی کہ ناظم اور مسلم جوڈیشل کونسل نے پہلے ہی مطلع کر دیا ہے کہ وہ کورٹ کی اس ضمن میں رولنگ کو غیر متعلقہ سمجھتے ہیں اور جب کہ اس ضمن میں مزید قانونی جدوجہد کی تیاری ہو رہی ہے۔

میں اس سے زیادہ کسی کو یقین کرنے پر مجبور نہیں کرتا کہ احمدی مسلمان ہیں جتنا کہ پاکستان شریعت کورٹ کی رولنگ انہیں غیر مسلم ہونے کے یقین پر مجبور کرتی ہے۔

اور یہی عدالت صفحہ ۹۵ پر پروفیسر غازی کی دوغلی پالیسی کو بےنقاب کرتے ہوئے لکھتی ہے :

"Advocate de villiers' s comment to Ghazi 'You seem to make up the rules as you go along' or words to that effect, was not without foundation. Ghazi has dual standards for apostasy and almost everything else, one for Mirza and one for others."
(Judgement delivered on February 1990. P. 95)

ترجمہ : ایڈووکیٹ DEVILLIERS کا پروفیسر غازی پر یہ تبصرہ کہ تم جوں جوں آگے بڑھتے ہو، من گھڑت قوانین بناتے جا رہے ہو، یا اسی قسم کے الفاظ، بےبنیاد نہیں ہیں ارتداد کے بارے میں پروفیسر غازی کے دو پیمانے ہیں جس طرح دیگر تمام باتوں میں بھی ایک پیمانہ مرزا غلام احمد کے لئے اور دوسرا دیگر لوگوں کے لئے۔

اور اپیل کورٹ نے اس معاملہ میں یہ تبصرہ کیا:

"The trial court found it unnecessary to determine whether Mirza had been an apostate, but seem to have preferred Sher Muhammad's evidence to that of Ghazi, or to have considered the former's interpretation of Mirza's writings as being as plausible as that of Ghazi."
(Judgement delivered by Appellate Division of Supreme Court on 26th September 1995)

ترجمہ : ٹرائل کورٹ نے اس بات کا فیصلہ کرنا غیرضروری سمجھا ہے کہ آیا مرزا صاحب مرتد تھے یا نہیں یا یہ کہ مرزا صاحب کی تحریرات کی جو توضیحات شیر محمد نے کی ہے وہ اتنی ہی معقول ہیں جتنی کہ غازی کی توضیحات۔ البتہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے شیر محمد کی گواہی کو غازی کی گواہی پر ترجیح دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلم جوڈیشل کونسل اور اس کی طرف سے پیش ہونے والے "مسلم سکالر" پروفیسر محمود غازی نے پورا زور لگایا کہ عدالت کسی طرح بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر و مرتد قرار دے تاکہ ان کے تمام پیروکاروں کو بھی کافر و مرتد کہا جا سکے مگر ان کی یہ تمنا پوری نہ ہوئی۔ عدالتوں کے ریمارکس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق تو آپ پڑھ چکے ہیں اور آپ یہ بھی ملاحظہ کر چکے ہیں کہ اس سلسلہ میں پروفیسر غازی نے جو دلائل دئے عدالت نے ان کو بےمعنی قرار دیا اور کہا کہ وہ اپنا کیس ثابت کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ مزید برآں اپیل کورٹ نے یہاں تک لکھ دیا کہ عدالت اس مسئلہ کے متعلق کوئی رائے دینا غیرضروری سمجھتی ہے کیونکہ اصل مقدمہ ہتک عزت کا ہے۔

ان ساری باتوں کے باوجود ایک ذی ہوش انسان کیسے اس بات پر یقین کر سکتا ہے کہ عدالت نے فیصلہ دیا ہو کہ احمدی غیر مسلم ہیں۔

دو متضاد خبریں

پاکستانی اخبارات نے یہ بھی لکھا ہے کہ "کسی سیکولر یا دنیاوی عدالت کے لئے غیرموزوں ہے کہ وہ فیصلہ صادر کرے کہ کون مسلمان ہے اور کون مرتد؟"

اس کے ساتھ ہی عدالت کی طرف یہ بھی منسوب کرنا کہ انہوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

کیا کوئی اس گتھی کو سلجھا سکتا ہے؟۔ خاص طور پر اس حقیقت کی روشنی میں کہ اسماعیل پیک کیس میں شیخ ناظم اور مسلم جوڈیشل کونسل نے عدالت کا بائیکاٹ صرف یہ کہہ کر کیا تھا کہ کسی سیکولر عدالت کو یہ اختیار نہیں کہ وہ کسی شخص کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے پر فیصلہ دے اور اس اصول پر تمام امت کا اجماع بتایا گیا تھا بلکہ یہ بھی کہا گیا تھا کہ ایسی صورت میں غیر مسلموں کے پاس فیصلہ کے لئے جانا ایسا ہی ہے جیسے طاغوت کے پاس جانا مگر ابھی اس کیس کے فیصلے کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ وہ عدالت کے پاس گئے اور استدعا کی کہ احمدیوں کو غیر مسلم مرتد قرار دیا جائے جس پر عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا کہ یہ اچھا امت کا اجماع ہے کہ جو کل تک یہ کہتے تھے کہ سیکولر عدالت کسی کے مذہب کے بارہ میں فیصلہ نہیں کر سکتی اب وہی عدالت سے استدعا کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو کافر اور مرتد قرار دیا جائے۔

مذہب کے دائرہ سے خارج کرنے کا حق

جہاں تک خبروں کے ان الفاظ کا تعلق ہے کہ "کسی کمیونٹی کے مذہبی عقائد کے بارے میں فیصلہ خود کمیونٹی کے علماء اور ماہرین عقائد ہی کر سکتے ہیں جو اس عقیدہ کے محافظ اور امین ہیں اور اس حق کو کوئی عدالت یا فرقہ سلب نہیں کر سکتا" اور "کسی فرد کو مذہب کے دائرہ سے خارج کرنے کا حق بھی علماء کو حاصل ہے۔"

اول تو عدالت کے فیصلے میں اس قسم کے الفاظ ہیں ہی نہیں مگر اگر ان کا یہی مفہوم لے لیا جائے جو مولوی کرتے ہیں تو یقیناً عدالت کے اس فیصلہ پر علماء کو واقعی بہت خوش ہونا چاہئے کیونکہ ایسا کوئی حق انہیں شریعت اسلامیہ ہرگز نہیں دیتی اور غیر مسلم ججوں نے انہیں یہ اختیار دیدیا ہے آبد نصیبی سے ان علماء کا آج یہی مستحسن کام رہ گیا ہے کہ لوگوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے تبلیغ کرنا پڑتی ہے، محنت کرنا پڑتی ہے مگر ان علماء میں اس کی نہ تو اہلیت ہے، نہ طاقت۔ لہٰذا تکفیر بازی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کو ہی یہ "اسلامی خدمت" گردانتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ملاں حضرات تو اس فیصلہ سے پہلے بھی اپنا یہ ناجائز حق استعمال کرتے تھے اور صورتحال یہ ہے کہ ہر فرقہ کے مولویوں نے سب دوسرے فرقوں کے خلاف کافر اور مرتد ہونے کا فتویٰ عائد کر رکھا ہے اس صورت میں تو دنیا کے تختہ پر ایک بھی مسلمان نظر نہیں آتا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

جرمنی کے مشہور شہر کولون میں پاکستانی بھائیوں کی خدمت کیلئے
ھما ٹریولز کے نام سے پہلی پاکستانی ٹریول ایجنسی
HUMA TRAVELS
آپ کی خدمت کے لئے ہر دم تیار۔ جرمنی کے ہر بڑے شہر سے پاکستان کے لئے فلائیٹ
وقت اور سرمائے کی بچت کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں! صرف ایک ٹیلیفون کال!
ٹکٹ اور مکمل بکنگ وقت سے پہلے آپ کے گھر پر پہنچانا ہمارا کام ہے۔
آپ بھی آزمائیے۔
بذریعہ ٹرکش ایئر لائن ـ ۳۱ مارچ تک :
جرمنی تا کراچی ـ ۹۹۹ مارک بشمول تمام ٹیکسز۔
بذریعہ پی۔آئی۔اے ـ ۳۰ جون تک :
۱۔ فرنکفرٹ تا کراچی براستہ لاہور/ اسلام آباد ـ ۹۹۹ مارک + ٹیکسز
۲۔ فرنکفرٹ تا اسلام آباد/لاہور نان سٹاپ ـ ۱۴۵۸ مارک + ٹیکسز
۳۔ ریل اور فلائی ـ ۱۱۵ مارک
۴۔ ٹیکسز: ائرپورٹ ٹیکس (۸ مارک) اور ایرپورٹ سکیورٹی ٹیکس (۱۹ مارک)
HUMA TRAVELS (Reiseburo)
Prop: MAJOR WAHEED ZAFAR RANA
Piccolomini Str. 335 51067 Cologne
GERMANY
Tel: +49-221 63 66 001 fax: +49 221 63 66 001

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ کا دسمبر ۹۶ء کا شمارہ "بچپن نمبر" کے حوالے سے خصوصی اشاعت ہے۔ ذیل میں اسی شمارہ کے مضامین سے منتخب واقعات پیش کئے جا رہے ہیں۔

— ★ ★ ★ —

آنحضرتؐ کا پاکیزہ بچپن

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچپن سے ہی لغو اور فضول کاموں سے بچانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ ایک روز ننھے محمدؐ کے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ دیکھا جائے کہ ایسی مجلسوں میں کیا ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی بکریاں ساتھی کے سپرد کرکے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک جگہ سستانے کیلئے بیٹھے تو نیند آگئی۔ آنکھ کھلی تو شام ہوچکی تھی اس لئے جلدی جلدی بکریوں کی طرف واپس لوٹ آئے۔ ایک دفعہ پھر آپ نے ایک ایسی ہی مجلس میں شرکت کا ارادہ کیا لیکن اس وقت بھی اتفاق ہوا کہ آپ شریک نہ ہوسکے۔ اس کے بعد آپ کو ایسی مجلسوں سے نفرت ہوگئی اور ان میں کبھی شمولیت کا ارادہ نہ فرمایا۔

آپؐ بچپن سے ہی مشرکانہ رسوم سے بھی نفرت کرتے تھے۔ حضرت ابوطالب کا خاندان ایک بت کی زیارت کیلئے جایا کرتا تھا۔ آپ باوجود خاندان والوں کے شدید اصرار کے کبھی ساتھ نہیں گئے۔ ایک دفعہ مجبور کرکے لے جائے گئے تو وہاں جاکر آپؐ الگ ہوکر کھڑے رہے اور آپکی طبیعت اس قدر خراب ہوئی کہ اس کے بعد آپ کو کسی نے وہاں چلنے کے لئے نہیں کہا۔

— ★ ★ ★ —

خدا میرے نماز نصیب کرے

حضرت مسیح موعودؑ اپنے والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے۔ جب آپؑ ایام شیرخوارگی سے نکل کر چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو آپکے والد صاحب نے آپکو بہلانے کے لئے خاص طور پر کھلونے فراہم کئے اور قصبہ کے بچوں کو گھر لاکر رکھا تاکہ آپ ان سے مل کر کھیلیں اور خوش رہیں۔ لیکن آپؑ کا مزاج بالکل منفرد تھا۔ آپؑ چھوٹی عمر میں ہی اپنی ایک ہمعصر سے فرمایا کرتے تھے "دعا کرو کہ خدا میرے نماز نصیب کرے۔"

— ★ ★ ★ —

بعض بزرگان کے ایام طفولیت

حضرت علیؓ کو بچوں میں سب سے پہلے قبول اسلام کی توفیق ملی۔ آپؓ کو آنحضورؐ سے والہانہ عشق تھا۔ آپؓ فرماتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے یوں رہتا جیسے اونٹنی کا بچہ اسکے پیچھے رہتا ہے۔

کئی صحابہ کرامؓ کے انکے بچپن میں آنحضورؐ کی خدمت، ان کے ذوق عبادت اور شوق جہاد کے متعدد واقعات بھی رسالہ میں شامل اشاعت ہیں۔

— ★ ★ ★ —

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اپنے بچپن سے ہی ایسے بااخلاق وجود تھے کہ آپکے احترام میں آپکی موجودگی میں دوست بھی محتاط رہا کرتے۔ آپؓ فرماتے ہیں "میرے سامنے میرے ساتھ کھیلنے والے لڑکوں نے بھی کبھی کوئی گالی نہیں دی بلکہ مجھ کو دور سے آتا دیکھ کر آپس میں کہا کرتے کہ یارو! سنبھل کر بولنا"۔

— ★ ★ ★ —

بڑے ہونگے تو ہم بھی کام کریں گے

حضرت مصلح موعودؓ کی عمر قریباً ۴ برس تھی جب آپؓ اپنے دوستوں کے ہمراہ کھیل رہے تھے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ تشریف لائے اور آپکے قریب اکڑوں بیٹھ کر آپکو اپنے ہاتھوں کے حلقہ میں لے کر بڑی محبت سے فرمایا "میاں! آپ کھیل رہے ہیں!"۔ اس پر آپؓ نے معصومیت سے حضرت مولوی صاحبؓ کو دیکھا اور کہا "بڑے ہوں گے تو ہم بھی کام کریں گے۔"

★★ ۱۹۰۰ء میں جب حضرت میاں محمود احمد صاحبؓ کی عمر صرف ۱۱ برس تھی، آپ نے ایک انجمن کی بنیاد رکھی جس کا نام حضرت مسیح موعودؑ نے "تشحیذ الاذہان" رکھا۔ ۱۷سال کی عمر میں آپکی زیر ادارت اسی نام سے ایک رسالہ بھی شائع ہونے لگا۔ بچپن میں ہی آپکو اللہ تعالیٰ کی رویت نصیب ہوئی۔ آپؓ فرماتے ہیں "اس وقت مجھے خدا نظر آیا اور مجھے تمام نظارہ حشر و نشر کا دکھایا گیا۔ یہ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب تھا"۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت ۱۹ برس کی عمر میں آپؓ نے خدا تعالیٰ سے پیغام احمدیت کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کا تاریخ ساز عہد کیا۔

★★ حضرت مرزا محمود احمد صاحبؓ کا بچپن کا زمانہ تھا جب حضرت اقدسؑ کے خلاف ڈاکٹر مارٹن نے مقدمہ قتل درج کروایا تو اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو بذریعہ خواب دشمن کی ناکامی کی خبر دی۔ مقدمہ دیوار کے متعلق بھی آپکی خواب جو قبل از وقت دوسروں کو بتلا دی گئی تھی حرف بہ حرف سچی ثابت ہوئی۔ ۱۵ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپکو پہلے الہام سے سرفراز فرمایا۔ اس الہام کا تعلق خلافت اور مصلح موعود کے منصب سے تھا جو آپکو آئندہ ملنے والا تھا۔ ۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپکو خواب میں بتایا گیا کہ آج حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا ہے "انی مع الافواج اتیک بغتۃ"۔ صبح آپکی خواب کی تصدیق حضرت اقدسؑ نے فرمائی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بچپن میں بارہا یہ خواب دیکھا کہ آپؓ ایک فوج کی کمان کر رہے ہیں اور بعض اوقات سمندر کے پار جاکر بھی حریف کا مقابلہ کرتے ہیں۔

آپکی عمر ۱۷ یا ۱۸ سال تھی کہ ایک فرشتہ نے آپکو خواب میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی۔

— ★ ★ ★ —

حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے ۱۳ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا اور ۱۹۲۲ء کے رمضان میں قادیان میں تراویح پڑھاتے ہوئے قرآن کریم کا دور مکمل کیا۔ آپؒ بچپن ہی سے خدمت دین کے لئے مستعد تھے۔ ۲۷ء کے جلسہ سالانہ کے دوران راتوں رات جلسہ گاہ کی توسیع پر کام کرنے والوں میں آپؒ بھی شامل تھے۔ آپؒ کے ساتھ خدا کا بچپن سے ہی امتیازی سلوک نظر آتا ہے۔ ایک بار کشتی کی سیر کرتے ہوئے آپؒ نے مچھلی کی خواہش کی ہی تھی کہ ایک لہر اٹھی اور ایک بڑی سی مچھلی کشتی میں آن گری۔

— ★ ★ ★ —

انعام میں کیا چاہیے؟... "اللہ"

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بچپن میں بچوں کی سی معصوم ادائیں بھی ہیں اور ایک بہادر بچے کے عزم و ہمت اور بلند حوصلگی کا عکس بھی۔ یعنی ایک طرف تو ہر آن اپنے ہمعصروں سے فٹ بال پر کمربستہ اور مقابلے کا چیلنج دینے کیلئے بےقرار، درختوں سے پھل اتارنے کے شوقین اور چھلانگوں کے مقابلے، گھوڑ سواری بھی خوب کی لیکن بچپن میں ہی مطالعہ کا ایسا شوق تھا کہ متفرق موضوعات پر بیسیوں کتب کا مطالعہ کرلیا۔ بچپن میں ہی بہت عمدہ اشعار بھی کہنے شروع کردیئے۔

حضور انور کی عمر قریباً دس سال تھی جب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے آپکی کسی بات پر خوش ہوکر آپکو انعام دینا چاہا اور پوچھا "آپکو کیا چیز پسند ہے؟"۔ برجستہ جواب ملا "اللہ"۔

یہ جواب کوئی اتفاق نہ تھا اور نہ ہی رٹارٹایا جملہ بلکہ حقیقت یہی تھی کہ آپ ہوش سنبھالتے ہی اپنے رب کی تلاش میں دیوانہ وار مصروف تھے اور کئی بار ساری ساری رات بھی عبادت میں گزار دیا کرتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ کشف آپکی تشفی کا سامان پیدا فرمایا۔

حضور کی والدہ محترمہ نے آپ سے بےانتہا محبت کی۔ اس محبت نے آپکے اندر نہایت اعلیٰ اوصاف پیدا کردیئے۔

— ★ ★ ★ —

کہیں چوڑیاں نہ ٹوٹ جائیں!

★★ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بچپن میں چھلانگیں مارنے اور قلابازیاں کھانے کے بہت شوقین تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ آپکو ایسا کرتے دیکھ کر بہت محظوظ ہوا کرتے۔ ایک روز ایسے ہی موقعہ پر آپؑ نے حضرت اماں جان سے فرمایا "اسے MA کرانا"۔ چنانچہ آپؓ نے MA کیا۔

آپکو اکثر محبت بھری ڈانٹ بھی ملتی تھی لیکن آپؓ کوئی ایسی بات کہہ دیتے تھے جو دوسرے کے غصہ کو ہنسی میں بدل دیا کرتی۔ حضرت اماں جانؓ جو آپکو پیار سے "بشریٰ" کہتی تھیں فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ کپڑے بھگولینے پر ہاتھ اٹھا کر مارنے کی دھمکی دی تو آپؓ فوراً کہنے لگے "نہ اماں کہیں چوڑیاں نہ ٹوٹ جائیں۔"

— ★ ★ ★ —

حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کا جسمانی لحاظ سے نقشہ، خد و خال اور رنگ ڈھنگ باقی بھائیوں کی نسبت حضرت مسیح موعودؑ سے زیادہ ملتا تھا۔ آپؓ بچپن سے ہی بہت ذہین تھے۔ ۱۲ یا ۱۳ سال کی عمر میں ایک مرتبہ پریس کی مشین خراب ہوگئی۔ کارکنان باوجود کوشش کے نقص معلوم نہ کرسکے۔ آپؓ وہاں سے گزرے اور ماجرا معلوم ہوا تو کچھ دیر معائینہ کرکے ہدایات دیں کہ اس طرح درست کرو۔ آپکی ہدایت پر عمل کیا گیا تو مشین دوبارہ ٹھیک کام کرنے لگی۔

ایک روز چند آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کسی ضرورت سے اجازت لے کر چلے گئے۔ اسی دوران حضورؓ پر ایک خاص حالت وارد ہوئی، جسم پر کپکپی سی طاری ہو جاتی اور چہرہ سرخ ہو جاتا۔ آپؓ نے پوچھا "کیا تمام لوگ مجلس میں موجود ہیں؟"۔ عرض کیا گیا "حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ ابھی گئے ہیں"۔ فرمایا "انہیں فوراً بلاؤ"۔ آپؓ آگئے تو حضورؓ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے، بہت تضرع سے دعا مانگی اور فارغ ہو کر فرمایا "خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ اس مجلس میں جو احباب ہیں وہ سب جنتی ہیں"۔

— ★ ★ ★ —

★★ حضرت مرزا مبارک احمد صاحبؓ نہایت پاک صورت اور پاک سیرت تھے۔ کم عمری کے باوجود دینی اور روحانی باتوں میں اتنا شغف تھا اور لگاؤ تھا کہ اکثر لوگ انہیں ولی قرار دیتے تھے۔ وفات سے ایک رات قبل آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بلایا اور مصافحہ کیا جیسے کوئی رخصت ہوتا اور آخری ملاقات کرتا ہے۔ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء والے خوفناک زلزلہ سے قبل آپکی زبان پر اکثر یہ الفاظ جاری رہتے "زمین ہل گئی"۔

★★ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی بچپن کی پاکیزگی اور عبادت نے حضرت مسیح موعودؑ کی محبت اور توجہ میں مزید اضافہ کردیا۔ حضورؑ آپؓ سے اکثر پوچھتے کہ کوئی خواب آئی؟ اور دعا کرنے کیلئے بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپؓ نے حضورؑ کی وفات کے متعلق خواب دیکھی اور وہ حضورؑ کو سنادی۔ حضورؑ سن کر خاموش ہوگئے اور صرف اتنا فرمایا "اپنی اماں کو نہ بتانا"۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کو اپنا پہلا خواب یوں یاد تھا کہ چاند نے آپؓ سے کہا "اللہ پر توکل کرو..."۔ آپکے پاکیزہ بچپن کے متعلق "الفضل انٹرنیشنل" ۷ جون ۹۵ء کے "الفضل ڈائجسٹ" میں تفصیلی ذکر آچکا ہے۔

— ★ ★ ★ —

قابل رشک مقام

حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحب کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا "ایک ہزار سال تک لوگ آپکے مقام پر رشک کریں گے"۔ آپؓ بچپن سے ہی والدین کے بےحد فرمانبردار تھے۔ دس سال کی عمر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی اور فرمایا کرتے تھے کہ اس دن سے حضورؑ کے جملہ دعاوی پر پختہ ایمان ہے اور انکی نسبت کبھی کوئی الجھن دل میں پیدا نہیں ہوئی۔

★★ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کی قابلیت ایسی تھی کہ چھ سال کی عمر میں چوتھی جماعت میں داخل ہوئے۔ شاندار نصابی کامیابیوں کے علاوہ بھی کئی میدانوں میں نمایاں اعزاز حاصل کیا۔ اور یہ سب ایسے گھر میں رہ کر حاصل کیا جو بہت چھوٹا تھا، اس میں بجلی بھی نہیں تھی اور کئی چھوٹے بہن بھائی بھی ساتھ ہی رہتے تھے۔

— ★ ★ ★ —

fozman
foods

A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

28/2/97 - 9/3/97

20 SHAWWAL
Friday 28th February 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 21 (4.5.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira Organized By Nusrat Jehan Academy, Rabwah (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.2.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 28.2.97
15.15	Bait Bazi - Khariyan Vs Mirpur Khas
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 28.2.97 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.2.97 (R)

21 SHAWWAL
Saturday 1st March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Khariyan Vs Mirpur Khas (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech "Institution of Khilafat" By : Sultan Mehmood Anwar
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 28.2.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 28.2.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall, London, U.K. (1.2.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -1.3.97
15.30	Canadian Desk -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.3.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

22 SHAWWAL
Sunday 2nd March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arah
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 1.3.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (15.12.95)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arah -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, Mehmood Hall, London (22.2.97)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 2.3.97
15.30	Around The Globe : Documentary on Harrapa
16.00	Liqaa Ma'al Arah
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Programme About Khilafat By Waqfeen-e-Nau
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Quiz : Rabwah Vs Karachi Vs Multan
21.30	Dars-ul-Quran (No. 16) by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London (1995)
23.30	Learning Chinese

23 SHAWWAL
Monday 3rd March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Programme about Khilafat By Waqfeen-e-Nau (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arah - (R)
02.00	Around The Globe : Documentary on Harrapa (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (2.3.97)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Programme about Khilafat (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 16) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque London, U.K. (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arah- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme : Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (23.3.96)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (3.3..97)
15.00	M.T.A. Sports - All Karachi Badminton Tournament
16.00	Liqaa Ma'al Arah - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Interview : Professor Antonio Gaultieri and Mrs. Peggy Gaultieri (Of Canada), By : Dr. Lateef Qureshi
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (3.3.97) (R)
23.00	Learning Norwegian

24 SHAWWAL
Tuesday 4th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arah - (R)
02.00	MTA Sports - All Karachi Badminton Tournament (R)
03.00	Urdu Class, (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (3.3.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arah - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV, Fazl Mosque, London, U.K. (26.1.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (4.3.97)
15.15	Medical Matters : "Jaundice"
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.20	Physical Fitness
21.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (4.3.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

25 SHAWWAL
Wednesday 5th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arah - (R)
02.00	Medical Matters : "Jaundice"
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (4.3.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Physical Fitness
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Bhai Abdul Rehman Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - "Daal Mash"
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

26 SHAWWAL
Thursday 6th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat Bhai Abdul Rehman Sahib (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (26.5.95)
08.00	Al Maidah - "Daal Mash"(R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00	Quiz Programme : Lajna Imaillah - Mirpurkhas Vs Faisalabad Vs LahoreVs Rawalpindi Vs Multan
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 21 (4.5.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening with Ch. Mohammad Ali
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

27 SHAWWAL
Friday 7th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Lajna Imaillah - Mirpurkhas Vs Faisalabad Vs Lahore Vs Rawalpindi Vs Multan (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 21 (4.5.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Ch. Muhammad Ali (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.3.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends -7.3.97
15.15	Bait Bazi - Khariyan Vs Faisalabad
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 7.3.97 (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl-Mosque, London, UK - 7.3.97 (R)

28 SHAWWAL
Saturday 8th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Bait Bazi - Khariyan Vs Faisalabad (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech "Islam and Science" By : Saleh Mohammad Aladin
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends- 7.3.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 7.3.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.2.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -8.3.97
15.30	Canadian Desk
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -8.3.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

29 SHAWWAL
Sunday 9th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (8.3.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London (15.2.97)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 9.3.97
15.30	Around The Globe :"An Exhibition in Moro, Sindh"
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme : Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Children's Mushaira
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Quiz -Rabwah Vs Karachi Vs Lahore Vs Sialkot (Final)
21.30	Dars-ul-Quran (No. 17) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London (R)
23.30	Learning Chinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587

☎ (0) 181 870 8517

Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 4 Friday, February 28, 1997 No. 9

نیویارک امریکہ میں اسلامی اصول کی فلاسفی کی صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں منعقدہ تقریب کے مقررین حضرات مکرم داؤد احمد صاحب حنیف مبلغ نیویارک کے ساتھ

اسی تقریب میں شامل ہونے والے مہمانان کرام

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت)

شیطان کی سوانح عمری اور ہتھکنڈے

۱۹۹۶ء کے اختتام پر پاکستان میں "انسانیت شیطان کی گرفت میں" کے عنوان سے ایک دلچسپ کتاب منظرعام پر آئی ہے جس میں شیطان کی زندگی اور ہتھکنڈوں پر "سیر حاصل" روشنی ڈالی گئی ہے۔ شیطان کے "سوانح نگار" تحریر فرماتے ہیں کہ:

"رحمت الٰہی سے مطرود اور ملعون ہونے سے پہلے شیطان کا نام "عزرائیل" تھا، آدم کو سجدہ نہ کرنے اور حکم الٰہی کی خلاف ورزی کی پاداش میں اس کا نام ابلیس تجویز کر دیا گیا، شیطان بھی اسی ابلیس کو کہتے ہیں۔ (صفحہ ۴۲)۔

روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے ابلیس سے فرمایا تھا کہ اولاد جتنی اولاد آدم کی پیدا کروں گا، اتنی ہی اولاد تیری بھی پیدا کروں گا؟ چنانچہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ ہر انسان کے ساتھ حق تعالیٰ جن بھی پیدا کرتا ہے، جو اس کو برائی پر اکساتا رہتا ہے (صفحہ ۴۲)۔

عباسی صاحب لکھتے ہیں "شیطان نے اپنی بعض اولاد کو بعض مخصوص کاموں پر لگا رکھا ہے، حضرت مجاہد کے قول کے مطابق ان کے نام اور کام یہ ہیں:

☆ **لاقیس و لہان**۔ یہ دونوں وضو اور نماز پر مامور ہیں۔ لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔

☆ **ہفاف**۔ یہ لڑکا صحرا پر مامور ہے، صحرا میں شیطانت پھیلاتا ہے۔

☆ **زنبور**۔ یہ بازاروں پر مامور ہے، جھوٹی تعریف اور جھوٹی قسموں پر لوگوں کو اکساتا ہے۔

☆ **بثر**۔ مصیبت زدہ لوگوں کو جہالت کے کام، نوحہ، ماتم، گریبان چاک کرنا، چہرے کو نوچنے کی ترغیب دیتا ہے۔

☆ **ابیض**: یہ انبیاءؑ کے دلوں میں وسوسے ڈالنے پر مامور ہے (تھا)۔

☆ **اعود**۔ یہ شیطان زنا پر مامور ہے، زنا کے وقت مرد و عورت کی شرمگاہوں پر سوار رہتا ہے۔

☆ **واسم**: اس شیطان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنے گھر میں بغیر سلام کئے یا اللہ کا نام لئے داخل ہوتا ہے تو وہ گھر والوں میں فساد کرانے کا سبب بنتا ہے۔

☆ **مطوس**۔ یہ شیطان غلط اور بے بنیاد افواہیں لوگوں میں پھیلاتا ہے (صفحہ ۴۴)۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک بار شیطان نے تیس انڈے دیئے تھے، دس مشرق میں، دس مغرب میں اور دس وسط ارض میں۔ ان انڈوں سے دنیا میں شیاطین کی مختلف قسمیں بھوت، پریت، کیڑے مکوڑے وغیرہ پیدا ہو کر دنیا میں پھیل گئے۔ شیطان کی بیوی کا نام "طرطبہ" ہے۔ (صفحہ ۴۴)

اس کتاب میں شیطانی مورچوں کا ذکر ہے۔ شیطانی شکار کا ذکر ہے۔ قاریوں، محدثوں، علماء، فقہاء، خطباء، واعظین، شعراء، والیان ملک و سلاطین، عوام، مشائخ، پیران تسمہ پا، مریدان پرفریب، صوفیاء اور فقراء پر شیطان کیسے وار کرتا ہے؟ عورتوں کو شیطان کس طرح شکار کرتا ہے۔ غرضیکہ اس کتاب میں شیطان کے تمام داؤ اور پیچوں کا ذکر موجود ہے۔

(اخبار "وفاق" لاہور ۲۱ دسمبر ۱۹۹۶ء ص ۲)

—○○○—

بلاتبصرہ

روزنامہ نوائے وقت ۱۵ جنوری ۱۹۹۷ء کے "سر راہے" سے ایک اقتباس بلاتبصرہ قارئین کی ضیافت طبع کے لئے پیش ہے:

جہلم سے خبر آئی ہے کہ صوبائی اسمبلی کا ایک امیدوار جب ایک گاؤں سے ووٹ مانگنے گیا تو لوگوں ن اس سے قومی ترانہ سنانے کا مطالبہ کیا جسے وہ پورا نہ کر سکا۔ اس امیدوار کا خیال ہوگا کہ لوگ اس سے کلمہ اور دعائے قنوت سنانے کا مطالبہ کریں گے جنہیں وہ رٹ کر گیا تھا لیکن اسے کیا پتہ تھا کہ اس سے قومی ترانہ بھی سنا جا سکتا ہے۔ ہم نمبر دو قسم کے سیاست دانوں سے درخواست کریں گے کہ وہ قومی ترانے کی بجائے مندرجہ ذیل سیاسی ترانہ یاد کر لیں جو ان کے حسب حال ہے۔ یہ ترانہ عینک فریمی مرحوم کا تیار کردہ ہے:

کھیت گھر زمین شاد باد۔ کار بہترین شاد باد
پگڑیاں وزارتیں مکان۔ کوٹھیاں عمارتیں دکان
لوٹ مار چھین شاد باد
بیوقوف لوگ ہیں عوام۔ رہ گئے غلام کے غلام
کرسی عہدہ سلطنت۔ جو تندہ یا بندہ باد
لیڈروں کی منزل مراد
ہر طرف سفارشوں کا جال۔ سرنگوں ترقی و کمال
پاک سرزمین میں حلال۔ رشوتوں وزارتوں کا مال
لعنت خدائے ذوالجلال

—○○○—

آٹھویں ترمیم کی تلوار

پروفیسر حیدر ملک کے قلم سے آٹھویں تریم کا پوسٹ مارٹم۔ فرماتے ہیں:

"جب کسی پارلیمانی نظام میں آٹھویں ترمیم ہوگی منتخب حکومتیں شکست و ریخت سے دوچار ہونگی خواہ حالات کچھ بھی ہوں" کیا ہماری تاریخ کا یہ آہنی قانون موت کے قانون کی طرح اٹل اور ہمہ گیر نہیں! موت کے لئے بھی نہ کوئی بہانہ چاہئے اور صدر بھی اسمبلی توڑنے کے لئے کسی نہ کسی الزام کی تلاش میں ہوتا ہے۔ حکومت عوام میں مقبول ہو یا غیر مقبول۔ سیاسی جماعتوں میں اتفاق ہو یا اختلاف ۵۸۔ بی (۲) ان کا کام تمام کر دیتی ہے ....۔

یہ ایک ایسی تلوار ہے جو قوم کے سر پر چمکتی رہتی ہے اور عقل مند سے عقلمند اور مخلص وزیروں کی حکومتوں کو مفلوج کر کے رکھ دیتی ہے۔ جب یہ تلوار چلتی ہے تو نہ صرف حکومتوں پر چلتی ہے بلکہ اسمبلیوں کو ختم کر دیتی ہے۔ ایسی تلوار کے آگے عقلمندی بے بس ہے۔ اگر آٹھویں ترمیم نہ ہوتی تو جونیجو صاحب یقیناً اپنی مدت پوری کرتے۔ محمد نواز شریف کو پورا پورا موقع ملتا اور بے نظیر نہ صرف پہلی بار بلکہ دوسری بار بھی کامیاب وزیراعظم ہوتیں۔ آٹھویں ترمیم فطری انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں کرتی۔ یہ ایک استحصالی اور جبر کا نظام ہے جیسے سردی گرمی بھوک پیاس کاشتکار برداشت کر کے خطرات کا مقابلہ تو مزارع کرے لیکن فصل پکنے سے پہلے اسے کوئی طاقت ور گالیاں دے کر کھیتوں سے ہی نکال دے۔ ....۔

.... ہم بھی جانتے ہیں کہ آٹھویں ترمیم آمریت کی سیاہ یادداشت ہے جسے زبردستی آئین میں شامل کر کے آئین کی روح کو بھی مسخ کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ قوموں کے لئے آئین ایک روشنی کا مینار ہوتا ہے لیکن آٹھویں ترمیم نے ہمارے آئین میں ایسا الجھاؤ پیدا کر دیا ہے۔ سازش کے تحت آئین میں کی گئی ۱۹۷۷ء کی P.N.A کی تحریک نے قوم کو دلفریب نعروں میں فوجی آمریت کے حوالے کر دیا اور اب اس آمریت کی تکمیل کے لئے جمہوری نظام کو ناکام بنایا جا رہا ہے۔

(وفاق ۴ دسمبر ۱۹۹۶ء صفحہ ۲)

—○○○—

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد